ماہنامہ

علم و سائنس

جون 2017
رمضان المبارک 1438ھ

روزے کی نیت

شہر رمضان

پانچ منٹ میں چارج ہونے والی بیٹری

میک ایفی کلاوڈ انٹی وائرس

پکسل ہیلر سافٹ وئیر

الیکٹرونکس ریپئرنگ

ٹروکالر ایپ

رمضان کریم

http://ilmoscience.com/


PRINTING SOLUTIONS
COLOUR LAB FACILITIES
STATIONARY ITEMS photos
Soft SOLUTIONS
&
WEB DEVELOPERS
Farooqi Printing
& Studio
PRESENTING
php
Java
jQuery
Ai
Ps
DIGITAL PRINTING
CSS
HTML
0335-5333396
Zia Masjid, New Shakrial
St # 3, Near Haji Liaquat House

قرآن وسنت اور سائنسی علوم کی تعلیمات کا علمبردار

ماہنامہ علم وسائنس اسلام آباد

رجب: ۱۴۳۸ | شمارہ: 01 | اپریل: 2017

قیمت فی شمارہ: 30 سالانہ: 360

ای میل: Email: shumarah@ilmoscience.com

فیس بک ایڈریس: Face book: Ilm o Science

ٹویٹر ایڈریس: Twiter: Ilm o Science

ویب سائٹ: Web: www.ilmoscience.com

ای میل: Email: mudeer@ilmoscince.com

فون نمبر: Phone: 0333-5182347 , 0315-6791331 , 0303-3181987
0344-9450609 , 0333-5491331 , 0322-9873038

فہرست



اداریہ

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ادارہ علم وسائنس کے قیام کا مقصد انٹرنیٹ کی دنیا میں بذریعہ فورم یا سوشل میڈیا مذہبی و آئی ٹی کی تعلیم دینا ہے اوراس کے ساتھ ساتھ دینی مدارس میں سالانہ چھٹیوں میں طلباء کرام کو فنی تعلیم دینا بھی ہمارا مقصد ہے تو اس حوالے سے ہماری کوششوں کی الحمد للہ سب نے تعریفیں کی ہیں اور ہماری کوششوں کو سراہا بھی ہے

میں ان تمام احباب کا تہہ دل سے شکر گذار ہوں ،جنہوں نے اس حوالے سے حوصلہ افزائی فرمائی ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ حضرات آئندہ بھی ہماری اسی طرح حوصلہ افزائی فرمائیں گے ۔اس کے علاوہ ادارے کا پچھلے ماہ جو پہلا شمارہ شائع ہوا تھا، وہ بھی سب نے بے حد پسند کیا اوراس میں جو ہمارے لیے بہت اعزاز کی بات ہے وہ یہ کہ شمارے کو اہل علم کی جماعت نے بہت پسند کیا

یہاں پر یہ بھی واضح کرتا چلوں کہ ایک ہمارے نزدیک ایک عام قاری کی پسند بھی نہایت اہمیت کی حامل ہے، کیوں کہ کسی بھی شمارے کی کامیابی عام قاری کی طاب سے جڑی ہے، اگر کسی شمارے کو عام قاری نے پسند کرنا چھوڑ دیا تو پھر وہ شمارہ زیادہ دیر نہیں چل سکتا۔

ادارے کی ٹیم کی پوری کوشش ہے کہ ممکن حد تک اردو میں مذہب اسلام اور عصری علوم جیسا کہ کمپیوٹرز، موبائلز اور لیکٹرونکس وغیرہ کی تعلیم کو دوسروں تک پہنچا سکے اور وہ لوگ جو بہتر راہ نمائی نہ ہونے کی وجہ سے عصری علوم حاصل کرنے سے قاصر ہیں تو ادارہ اس حوالے سے ان کی مدد کر سکے

اس کے ساتھ ساتھ ہماری یہ بھی کوشش ہے کہ اپنے کام کو آپ حضرات کی امیدوں کے مطابق پورا کریں

اور یہ تب ہی ممکن ہے کہ جب آپ ہمیں اپنے مفید مشوروں سے وقتاً فوقتاً نوازتے رہیں گے سو میں ادارہ علم وسائنس کی طرف سے آپ پر یہ بات دوبارہ بھی واضح کرتا چلوں کہ ادارے یا شمارے کی بہتری کے حوالے سے آپ کے ذہن میں جو بھی بہتر مشورہ آتا ہے تو ہمیں اس مشورے سے مستفید ہونے کا موقع ضرور دیں، ہمیں آپ کی مثبت آراء کا ہمیشہ انتظار رہیگا

اس کے علاوہ اگر آپ عصری علوم میں ایکسپرٹ ہیں تو آپ شمارے میں دیئے گئے عنوانوں کے تحت تحریر لکھ کر بھی اس کارخیر میں شامل ہو سکتے ہیں ہم آپ کی تحریر کو ضرور شمارے کا حصہ بنائیں گے۔

والسلام اللہ ہمارا حامی وناصر ہو

حمد باری تعالیٰ

تاباں ہے الٰہی نور تیرا سورج میں چاند ستاروں میں
صحراؤں میں، لالہ زاروں میں، دریاؤں میں، کوہساروں میں

بے حکم تیرے پتہ نہ ہلے، بے اذن تیرے قطرہ نہ بہے
کوئی تنکا زمیں سے اُگ نہ سکے، کوئی گل نہ کھلے گلزاروں میں

تاباں ہے الٰہی نور تیرا سورج میں چاند ستاروں میں
صحراؤں میں، لالہ زاروں میں، دریاؤں میں، کوہساروں میں

سورج بھی چاند سے مل نہ سکے، رات آ نہ سکے دن سے پہلے
کیا خوب تناسب رکھا ہے، سیاروں کی رفتاروں میں

تاباں ہے الٰہی نور تیرا سورج میں چاند ستاروں میں
صحراؤں میں، لالہ زاروں میں، دریاؤں میں، کوہساروں میں

تیرے حکم سے دریا پھٹ جائیں، کوہساروں سے چشمے پھوٹیں
ماہتاب کے ٹکڑے ہو جائیں، گلزار بنیں انگاروں میں

تاباں ہے الٰہی نور تیرا سورج میں چاند ستاروں میں
صحراؤں میں، لالہ زاروں میں، دریاؤں میں، کوہساروں میں

افلاک ہیں تیری ملکیت آفاق میں سب کچھ تیرا ہے
مذکور خدائی ہے تیری قرآن مجید کے پاروں میں

تاباں ہے الٰہی نور تیرا سورج میں چاند ستاروں میں
صحراؤں میں، لالہ زاروں میں، دریاؤں میں، کوہساروں میں

تری بارگاہ عالی میں دن دن رات عاجز کرتا ہے
کر دیجئے ہم سب کو شامل اسلام کے خدمت گاروں میں

تاباں ہے الٰہی نور تیرا سورج میں چاند ستاروں میں
صحراؤں میں، لالہ زاروں میں، دریاؤں میں، کوہساروں میں

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

سارے نبیوں کے عہدے بڑے ہیں لیکن آقا کا منصب جدا ہے
وہ امام صفِ انبیاء ہیں ان کا رتبہ بڑوں سے بڑا ہے

کوئی لفظوں میں کیسے بتا دے ان کے رتبے کی حد ہے تو کیا ہے
ہم نے اپنے بڑوں سے سنا ہے صرف اللہ ان سے بڑا ہے

نام جنت کا تم نے سنا ہے میں نے اس کا نظارہ کیا ہے
میں یہاں سے تجھے کیا بتا دوں ان کی نگری کی گلیوں میں کیا ہے

مستقل ان کی چوکھٹ عطا ہو میرے معبود یہ التجا ہے
کوئی پوچھے تو یہ کہہ سکوں میں باب جبریل میرا پتہ ہے

وہ جو اک شہرِ نورالہدیٰ ہے جلوہ گاہوں کا اک سلسلہ ہے
جس کی ہر صبح شمس الضحیٰ ہے جس کی ہر شام بدر الدجیٰ ہے

سارے نبیوں کے عہدے بڑے ہیں لیکن آقا کا منصب جدا ہے
وہ امام صفِ انبیاء ہیں ان کا رتبہ بڑوں سے بڑا ہے

شہر رمضان

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ.(البقرة:۱۸۵)

رمضان نزول قرآن کا مہینہ ہے: حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ صحف ابراہیمی اور توریت اور انجیل سب کا نزول رمضان ہی میں ہوا ہے اور قرآن شریف بھی رمضان کی چوبیسویں رات میں لوح محفوظ سے اول آسمان پر سب ایک ساتھ بھیجا گیا پھر تھوڑا تھوڑا کر کے مناسب احوال آپ ﷺ پر نازل ہوتا رہا اور ہر رمضان میں حضرت جبرئیل علیہ السلام قرآن نازل شدہ آپ ﷺ کو مکرر سناجاتے تھے، ان سب حالات سے مہینے رمضان کی فضیلت اور قرآن مجید کے ساتھ اُس کی مناسبت اور خصوصیت خوب ظاہر ہوگئی اس لئے اس مہینے میں تراویح مقرر ہوئی پس قرآن کی خدمت اسی مہینے میں خوب اہتمام سے کرنی چاہیئے کہ اسی واسطے مقرر اور معین ہوا ہے۔

یعنی جب اس ماہ مبارک کے فضائل مخصوصہ عظیمہ تم کو معلوم ہو چکے تو اب جس کسی کو یہ مہینہ مل جائے اس کو روزہ ضرور رکھنا چاہیئے ، اور بغرض سہولت ابتداء میں جوفدیہ کی اجازت برائے چندے دی گئی تھی وہ موقوف ہوگئی۔

اس حکم عام سے یہ سمجھ میں آتا ہے تھا کہ شاید مریض اور مسافر کو بھی افطار وقضا کی اجازت باقی نہیں رہی اور جیسے روزہ کی طاقت رکھنے والوں کو اب افطار کی ممانعت کر دئی گئی ایسے ہی مسافر اور مریض کو بھی ممانعت ہوگئی ہو اس لئے مریض و مسافر کی نسبت پھر صاف فرما دیا کہ ان کو رمضان میں افطار کرنے اور دنوں میں اوس کے قضا کر دینے کی اجازت اُسی طرح باقی ہے جیسے تھی۔

اللہ تعالیٰ نے جو اول رمضان روزہ کا حکم فرمایا اور بوجہ عذر پھر مریض وار مسافر کو افطار کرنے کی اجازت دی اور دیگر اوقات میں ان دنوں کی مشار کی برابر روزوں کا قضا کرنا تم پھر پھر واجب فرمایا ایک ساتھ ہونے یا متفرق ہونے کی ضرورت نہٰں تو اس میں اس کا لحاظ ہے کہ تم پر سہولت رہے دشواری نہ ہو اور یہ بھی منظور ہے کہ تم اپنے روزوں کی شمار پوری کر لیا کرو ثواب میں کمی نہ

آ جائے اور یہ بھی مدنظر ہے کہ تم اس طریقہ سراسر خیر کی ہدایت پر اپنے اللہ کی بڑائی بیان کرو اور اس کو بزرگی سے یاد کرو اور یہ بھی مطلوب ہے کہ ان نعمتوں پر تم شکر کرو اور شکر کرنے والوں کی جماعت میں داخل ہو جاؤ سبحان اللہ۔ روزہ جیسی مفید عبادت ہم پر واجب فرمائی اور مشقت اور تکلیف کی حالت میں سہولت بھی فرمادی اور فراغت کے وقت اس میں نقصان کے جبر کا طریقہ بھی بتلادیا۔

اصطلاحاتِ تجوید

حرف کے نکلنے کی جگہ کو "**مخرج**" کہتے ہیں اور اسکی جمع "**مخارج**" ہے حرف کی ادائیگی والی کیفیت کو "**صفت**" کہتے ہیں اور اس کی جمع "**صفات**" ہے حروف کے جملہ مخارج سترہ ہیں اور اسی طرح صفات بھی سترہ ہیں وہ آواز جو اپنی تمام کیفیات کے ساتھ کسی مخرج سے نکلے اسے "**حرف**" کہتے ہیں، ان کے مجموعے کو حروف تہجی کہتے ہیں اور عربی زبان میں حروف تہجی انتیس ہیں

"**حروف متشابہ**" جن کی شکلیں ایک ہوں لیکن نقطوں کا فرق ہو جیسے: ب۔ت۔ث

"**حروف غیر متشابہ**" جن شکلیں مختلف ہوں جیسے: س۔ص۔ق وغیرہ

"**حروف قریب الصوت**" جن کی آوازیں ایک دوسرے کے قریب ہوں جیسے ذ۔ز۔ظ۔ض

"**حروف بعید الصوت**" جن کی آوازیں ایک دوسرے سے بعید (دور) ہوں جیسے ک۔ش۔ف وغیرہ

"**حروف متحد المخرج**" جن کا مخرج ایک ہو جیسے خ۔ح وغیرہ

"**حروف مختلف المخرج**" جن کا مخرج الگ الگ ہو جیسے۔ش۔ل۔م

"**حروف متحد المخارج ومتحد الصفات**"جن کے مخارج اور صفات ایک ہوں جیسے ح۔ع وغیرہ

"**حروف مختلف المخارج ومختلف الصفات**"جن کے مخارج اور صفات جدا جدا ہوں جیسے ہمزہ۔ھ

"**حروف متحد المخارج ومختلف الصفات**"جن کے مخارج ایک اور صفات جدا ہوں جیسے ث۔ظ وغیرہ

"**حروف مختلف المخارج ومتحد الصفات**"جن کے مخارج جدا اور صفات ایک ہوں جیسے د۔ق وغیرہ

"**حروف مدہ**" تین ہیں و۔ا۔ی جن کے مجموعے کو وای کہتے ہیں یہ حروف مدہ تب بنتے ہیں جب واؤ ساکن سے پہلے حرف پر ضمہ ہو، الف سے پہلے حرف پر فتحہ ہو اور یا ساکنہ سے پہلے حرف کے نیچے کسرہ ہو

"**حروف لین**" دو ہیں واؤ ساکن اور یا ساکنہ سے پہلے والے حرف پر فتحہ ہو

زبر کو "فتحہ" کہتے ہیں جس حرف پر فتحہ ہو اسے **مفتوح/مفتوحہ** کہتے ہیں

زیر کو "**کسرہ**" کہتے ہیں جس حرف پر کسرہ ہو اسے **مکسور/مکسورہ** کہتے ہیں

پیش کو "**ضمہ**" کہتے ہیں، جس حرف پر ضمہ ہو اسے **مضموم/مضمومہ** کہتے ہیں

اور ان سب کے واحد کو "**حرکت**" اور جمع کو "**حرکات**" کہتے ہیں جس حرف پر حرکت ہو اسے **متحرک/متحرکہ** کہتے ہیں

"**سکون**" اور "**جزم**" دونوں ایک شئی کا نام ہے اور یہ جس حرف پر ہو وہ حرف اپنے سے پہلے والے حرف کے ساتھ ملا کر پڑھا جاتا ہے

تو جس حرف پر سکون ہو اسے **ساکن/ساکنہ** یا **جازم/جازمہ** کہتے ہیں مگر مشہو جزم اور ساکن/ساکنہ ہے

"**تشدید**" کا مطلب ہے کہ یہ جس حرف پر ہو اسے پہلے ساکن/ساکنہ اور پھر متحرک/متحرکہ پڑھا جائے گا اور جس حرف پر تشدید ہو اسے **مُشَدَّد** کہتے ہیں

"**تنوین**" دو زبر، دو زیر اور پیش کو کہتے ہیں حقیقت میں یہ بھی نون ساکن ہی ہوتا ہے لیکن فرق اتنا ہے کہ یہ دو زبر، دو زیر اور دو پیش کی صورت میں ظاہر کیا جاتا ہے۔ مثلاً ہمزہ دو زبر **اً** کا مطلب ہے ہمزہ نون زبر **اَنْ** اور جس پر حرف تنوین ہو اسے **منوّن** کہتے ہیں

ماقبل کا لفظ پہلے والے کے لیے اور **مابعد** کا لفظ بعد والے کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے لفظ نصر ہے تو اس میں (ص) کے ماقبل میں (ن) اور (ص) کے مابعد میں (ر) ہے

"**ابتداء**" جہاں وقف کیا اس کو چھوڑ کر آگے سے پڑھنا

"**اعادہ**" جہاں وقف کیا اسی جگہ سے پڑھنا

"**تفخیم**" حرف کو پر پڑھنا اور جس حرف کو پر پڑھا جائے اسے مفخم/مفخمہ کہتے ہیں

"**ترقیق**" حرف کو باریک پڑھنا اور جس حرف کو باریک پڑھا جائے اسے مرقق/مرققہ کہتے ہیں

"**حدر**" قواعد کی رعایت رکھتے ہوئے جلدی جلدی پڑھنا

هذرمہ حدر سے بھی زیادہ جلدی جلدی پڑھنا

"**ترتیل**" ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا

"**تحقیق**" ترتیل سے بھی زیادہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا

"**تدویر**" ترتیل اور حدر کے درمیاں پڑھنا

جاری ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

روزے کے فضائل

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِى الله عنه قَال قَال رسولُ اللهِ ﷺ : فِى الجنَّةِ ثَمَانية اَبْوَابٍ مِنهَا بَابٌ يُسَمّٰى الرَّيَّان لَايَدخُلُهُ اَلّا الصَّائمُونَ (مشكوة المصابيح)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت کے آٹھ دروازے ہیں جن میں سے ایک وہ دروازہ ہے جسے ریّان کہا جاتا ہے اوراس دروازے سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔

جنت کے آٹھ دروازے ہیں، ہرایک دروازے کا نام اہم عبادتوں کے نام سے رکھا گیا ہے، جوشخص ان اہم عبادتوں میں سے جس عبادت کوکثرت سے کرتا رہے گا اس کواسی دروازے سے بلایا جائے گا،جیسا کہ ان دروازوں میں سے ایک دروازے کا نام باب الصلوۃ ہے اس سے اس شخص کو بلایا جائے گا جودنیا میں بہت زیادہ نماز پڑھنے والا ہوگا،اوراسی طرح ایک درواہ باب الریان ہے ریان کے معنی سیرابی کے ہیں،اس دروازے سے کثرت سے روزہ رکھنے والوں کو بلایا جائے گا اور یہ وہ دروازہ ہے جہاں سے روزہ دارکو جنت میں پہنچنے سے پہلے ایک عمدہ پاکیزہ مشروب پلایا جائے گا گویا کہ جوشخص دنیا میں خدا کی خوشنودی کی خاطر روزے رکھ کر پیاسا رہا،اس کی برکت سے باب ریّان سے سیراب ہونے کے بعد جنت میں داخل ہوگا۔

روزہ کوعربی میں صوم کہتے ہیں،جس کے معنی لغت میں رُکنے اور باز رہنے کے ہیں،شرعی اصطلاح میں صبح صادق سے غروب آفتاب تک روزہ کی نیت سے کھانے پینے اور جماع سے اپنے آپ کو باز رکھنے کا نام صوم ہے،یہ بدنی عبادت ہےاور اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے چوتھا رکن ہے،نماز کی طرح یہ عبادت بھی پچھلی امتوں پرفرض تھی۔

روزہ ایک ڈھال ہےاور درحقیقت نفس کوضبط کرنے کی عملی تربیت ہے جس سے نفس امارہ کی تیزی وتندی رک جاتی ہے،گناہ کی طرف رجحان کم ہو جاتا ہے،دل کدورتوں سے پاک وصاف ہوجاتا ہے،روزہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا ہی کے لئے ہوتا

ہے، اس میں ریا کاری اور نمائش کا کوئی دخل نہیں ،لہذا اس کا ثواب بھی لامحدود ہے، جس کی مقدار سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی اور نہیں جانتا، روزہ قیامت کے دن آ کر کہے گا کہ اے پروردگا! میں نے اس شخص کو کھانے پینے اور دوسری خواہشات سے روکے رکھا تھا، اب میری طرف سے اس کے حق میں سفارش قبول فرمالے۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر رمضان المبارک کے روزے فرض کئے ہیں، رمضان المبارک کا مہینہ ایک مقدس، باعظمت اور بابرکت مہینہ ہے، حدیث میں آتا ہے کہ یہ صبر کا مہینہ ہے، یہ غم خواری کا مہینہ ہے مستقل طور پر بھوک اور پیاس میں رہنے والوں سے ہمدردی اور ایثار کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، اس مہینے میں ایک رات (لیلتہ القدر) ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے، اس مہینے میں ایک نفل کا ثواب فرض اور ایک فرض کا ثواب ستر فرائض کے برابر ہو جاتا ہے۔

اس مہینے کا ایک خاص عمل تراویح ہے، عشاء کی نماز کے بعد بیس رکعت تراویح پڑھنا سنت ہے، اس ماہ کے آخری دس دنوں میں اعتکاف بھی سنت ہے۔

رمضان المبارک کے اختتام پر صدقۂ فطر کی ادائیگی کا حکم دیا گیا ہے جو کہ روزوں کو گناہوں اور لغویات سے پاک کرنے اور غریب و مسکین مسلمان بھائیوں کو اپنے ساتھ عید کی خوشیوں میں شریک کرنے کا ایک عمدہ طریقہ ہے۔

روزے کی نیت

نیت کے حوالے سے یہ بات ذہن نشین رہے کہ اصل میں نیت دل کے ارادے کا نام ہے(۱) نیت کا مطلب کسی چیز کا پختہ ارادہ کرنا ہیاور اصطلاح شرع میں نیت کا مطلب دل کا فعل کی طرف متوجہ کرنا ہے اللہ تعالی کی رضا کے لیےاور اس کا قصد عبادت کو عادت سے جدا کرنے کے لیے ہے(۲) اور دل کا یہ ارادہ نماز، روزہ، زکوۃ، حج وغیرہ جیسی عبادات میں فرض ہے(۳) لیکن الفاظ فرض نہیں اور نہ ہی اس کی ادائیگی کافی ہے(۴) البتہ آج کل کی مصروفیات کی وجہ سے جو ہماری ذہنی حالت ہے یعنی فی زمانہ ہر آدمی کا ذہن منتشر ہے تو اس میں بہتر یہی ہے کہ نیت زبان سے کہہ لی جائے تا کہ زبان و دل میں موافقت رہے(۵)

(۱)وَالنِّيَّةُ هِيَ الإِرَادَةُ الدا تاب الصلو باب شروط الصلاۃ الت تتقدمتا

(۲)لُغَةً: القَصدُ وَشَرعًا: تَوَجُّهُ القَلبِ نَحوَ الفِعلِ ابتِغَاءً لِوَجهِ اللَّهِ وَالقَصدُ بِهَا تَمیِیزُ العِبَادَةِ عَنِ العَادَةِ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح

(۳)إِنَّمَا الأَعمَالُ بِالنِّيَّاتِ صحیح البخاری بَابُ بَدءِ الوَحيِ

(۴)أَمَّا الذِّكرُ بِاللِّسَانِ فَلَا مُعتَبَرَ بِهِ الدا تاب الصلو باب شروط الصلاۃ الت تتقدمتا

(۵)وَيَحسُنُ ذَلِکَ لِاجتِمَاعِ عَزِيمَتِهالدا تاب الصلو باب شروط الصلاۃ الت تتقدمتا

نیت کا وقت:

نیت کرنے کا وقت غروب آفتاب کے بعد سے لیکر اگلے دن نصف النہار شرعی تک رہتا ہے

فَيَجُوزُ صَومُهُ بِنِيَّةٍ مِن اللَّيلِ وَإِن لَم يَنوِ حَتَّى أَصبَحَ أَجزَأَهُ النِّيَّةُ مَا بَينَهُ وَبَينَ الزَّوَالِ

العناية شرح الهداية تاب الصوم

نصف النہار شرعی کسے کہتے ہیں

صبحِ صادق سے لے کر غروبِ آفتاب تک کے وقت کے نصف کو نصف النہار شرعی کہا جاتا ہے۔اور طلوع آفتاب سے لے کر غروب آفتاب تک کے وقت کیعصف کو نصف النہار عرفی کہا جاتا ہے،روزہ دار کے لیے اعتبار نصف النہار شرعی کا ہے

وَفِي الجَامِعِ الصَّغِيرِ قَبلَ نِصفِ النَّهَارِ وَهُوَ الأَصَحُّ لِأَنَّهُ لَا بُدَّ مِن وُجُودِ النِّيَّةِ فِي أَكثَرِ النَّهَارِ وَنِصفِهِ مِن وَقتِ طُلُوعِ الفَجرِ إِلَى وَقتِ الضَّحوَةِ الكُبرَى لَا إِلَى وَقتِ الزَّوَالِ فَتُشتَرَطُ النِّيَّةُ قَبلَهَا لِتَتَحَقَّقَ فِي الأَكثَرِ

العناية شرح الهداية تاب الصوم

مثلاً صبح صادق تین بجے ہو اور غروب شام سات بجے ہو تو نصف النہار گیارہ بجے ہوگا۔صبح صادق سے غروب آفتاب تک وقت کی مقدار ہر موسم میں اور ہر مقام میں مختلف ہوتی ہے،اس لیے نصف النہار کا ایسا کوئی متعین وقت نہیں بتایا جاسکتا جس وقت ہر جگہ نصف النہار ہو بلکہ ایک مقام میں بھی پورے رمضان کے لیے نصف النہار کا ایک وقت نہیں ہوگا،صبح صادق اور غروبِ آفتاب کا وقت بدلنے سے بدلتا رہے گا،اس لیے ضابطہ مذکورہ کے مطابق عمل کیا جائے

نیت کے لیے بہتر وقت:

بہتر یہی ہے کہ نیت رات کو کی جائے کیوں کہ ایک حدیث میں ہے کہ

مَن لَم يُجمِعِ الصِّيَامَ مِنَ اللَّيلِ فَلَا يَصُومُ

سنن النسائی كتاب الصِّيَامِ ذِكرُ اختِلَافِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ حَفصَةَ فِي ذَلِكَ

جو شخص رات سے روزے کی نیت نہ کرے اس کا روزہ (کامل) نہیں

فَيَجُوزُ صَومُهُ بِنِيَّةٍ مِن اللَّيلِ وَإِن لَم يَنوِ حَتَّى أَصبَحَ أَجزَأَهُ النِّيَّةُ مَا بَينَهُ وَبَينَ الزَّوَالِ

العناية شرح الهداية تاب الصوم

اگرکوئی شخص رات کونیت کرنا بھول گیا تو پھر وہ صبح صادق سے پہلے نیت کریں چنانچہ حدیث میں ہے کہ

مَن لَم يُجمِعِ الصِّيَامَ قَبلَ الفَجرِ فَلاَ صِيَامَ لَهُ.

سنن الترمذی ت بشار أَبوَابُ الصَّومِ عَن رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بَابُ مَا جَاءَ لاَ صِيَامَ لِمَن لَم يَعزِم مِنَ اللَّيلِ

جوشخص طلوع فجر سے قبل روزے کا ارادہ نہ کرے اس کا روزہ (کامل) نہیں

اور اگر کسی عذر کی وجہ سے، جیسے فراموشی یا آنکھ کا لگ جانا یا سفر کی وجہ سے روزہ کی نیت صبح صادق سے پہلے نہ کی ہو اور ایسا کوئی کام بھی انجام نہ دیا ہو جو روزہ کو باطل کرتا ہے، تو وہ نصف النہار شرعی تک روزہ کی نیت کرسکتا ہے۔ مگر نصف النہار شرعی میں نیت کرنی پڑے تو ضروری ہے کہ اپنے آپ کو صبح صادق سے روزہ دار تصور کرے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں ہے کہ

عَن سَلَمَةَ بنِ الأَكوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنهُ قَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِن أَسلَمَ: أَن أَذِّن فِي النَّاسِ: أَنَّ مَن كَانَ أَكَلَ فَليَصُم بَقِيَّةَ يَومِهِ وَمَن لَم يَكُن أَكَلَ فَليَصُم فَإِنَّ اليَومَ يَومُ عَاشُورَاءَ

صحيح البخاري كِتَابُ الصَّومِ بَابُ صِيَامِ يَومِ عَاشُورَاءَ

حضرت سلمہ بن اکوع سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قبیلہ بنو اسلم کے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں میں جا کر یہ اعلان کرے کہ جس نے کچھ کھا پی لیا ہے، وہ اب باقی دن کھانے پینے سے رکا رہے اور جس نے کچھ نہیں کھایا، وہ روزہ رکھے کیونکہ آج عاشوراء کا دن ہے

یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب عاشورہ کا روزہ فرض تھا اور فرضیت رمضان سے منسوخ نہیں ہوئی تھی پس اس حدیث سے ثابت ہوا کہ فرض روزے میں دن میں بھی نیت کی جاسکتی ہے

کتاب الھدایہ میں صاحب ہدایہ نے ایک حدیث نقل کی ہے کہ

وَلَنَا قَولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بَعدَمَا شَهِدَ الأَعرَابِيُّ بِرُؤيَةِ الهِلَالِ أَلَا مَن أَكَلَ فَلَا يَأكُلَنَّ بَقِيَّةَ

يَومِهِ وَمَن لَم يَأكُل فَليَصُم

العناية شرح الهداية تَابُ الصَّومِ

ایک اعرابی نے حضورﷺ صلی اللہ علیہ وسلم کو چاند دیکھنے کی گواہی دی تو حضورﷺ نے منادی کو حکم دیا کہ جاؤ اور اعلان کرو کہ جس نے کچھ کھالیا وہ باقی دن پھر کچھ نہ کھائے اور جس نے نہیں کھایا وہ روزہ رکھے

نیت کے الفاظ

اگر رات یا صبح صادق سے پہلے روزے کی نیت کرنی ہو تو اردو عربی میں ان الفاظ کے ساتھ کریں

میں ماہِ رمضان کے کل کے روزے کی نیت کرتا ہوں

وَبِصَومِ غَدٍ نَّوَيتَ مِن شَهرِ رَمَضَانَ

نَوَيت أَصُومُ غَدًا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِن فَرضِ رَمَضَانَ

نصف النہار شرعی سے پہلے نیت کرنی ہو تو اردو عربی میں ان الفاظ کے ساتھ کریں

میں آج اللہ تعالے کے واسطے روزے کی نیت کرتا ہوں

نَوَيت أَصُومُ هَذَا اليَومَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِن فَرضِ رَمَضَانَ

نوٹ دن میں نیت کرتے وقت اپنے آپ کو طلوع فجر سے روزے دار تصور کریں

قَولُهُ: وَالسُّنَّةُ أَى سُنَّةُ المَشَايِخِ لا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لِعَدَمِ وُرُودِ النُّطقِ بِهَا عَنهُ قَولُهُ أَن يَتَلَفَّظَ بِهَا فَيَقُولُ نَوَيت أَصُومُ غَدًا أَو هَذَا اليَومَ إن نَوَى نَهَارًا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِن فَرضِ رَمَضَانَ الدر المختار وحاشية ابن عابدين رد المحتار كتاب الصوم

اب یہاں پر معترضین کے اعتراضات اور ان کے جوابات ذکر کیے جائیں گے

پہلا اعتراض:

وبصوم غد نویت من شهر رمضان والے الفاظ کسی حدیث سے ثابت نہیں

جواب:

ان الفاظ کا حدیث ہونے پر اعتراض تو تب کیا جائے کہ جب اسے حدیث یا حدیث کا حصہ کہا جائے
اسے کسی نے بھی حدیث نہیں کہا ہے اور نہ حدیث کہ کر لکھے جاتے ہیں
یہ تو جیسے نماز میں نیت کے الفاظ اردو یا عربی میں کہے جاتے ہیں ویسے ہی روزے کی نیت میں کہے جاتے ہیں

دوسرا اعتراض:

ان الفاظ کو لوگ دعا سمجھ کر پڑھتے ہیں اور بطور دعا بھی ثابت نہیں

جواب:

ان الفاظ کو کسی بھی فقہ کی کتاب میں بطور دعا ذکر نہیں کیا گیا ہے اور نہ ہی اسے دعا مانا جاتا ہے
بلکہ فقہ کی کتابوں میں بطور نیت کے لکھے گئے ہیں

تیسرا اعتراض:

ان الفاظ کے ساتھ نیت کا ثبوت کسی حدیث سے ثابت نہیں

جواب:

یہ بات درست ہے کہ ان الفاظ کے ساتھ نیت کا ثبوت نہیں جب یہ ثابت ہے تو اس سے زیادہ عدم استحباب پر تو استدلال کیا جا سکتا ہے مگر عدم جواز پر اس سے استدلال کرنا صحیح نہیں کیوں کہ کراہت یا حرمت کے ثبوت کے لیے مستقل دلیل کی ضرورت ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ عدم ثبوت کوئی دلیل نہیں لہذا اس سے جواز ثابت ہو جائے گا اور یہ اس لیے کہ اشیاء میں اصل اباحت ہے اور اس کے لیے مستقل دلیل کی ضرورت نہیں
چنانچہ بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن پر کوئی دلیل نہیں لیکن ان کی کراہت و حرمت کا کوئی قائل نہیں

چوتھا اعتراض:

مذکورہ جملہ قواعد کے اعتبار سے ٹھیک نہیں کیوں کہ اس میں جو لفظ غدا آیا ہے اس کا معنی ہے (کل) جب کہ نیت آج کے روزے کی کیجاتی ہے لہذا ان الفاظ کے ساتھ نیت درست نہیں

جواب:

پہلی بات تو یہ ہے کہ غد سے صرف اور صرف کل مراد لینا بھی درست نہیں کیوں کہ غد کے اور معنی بھی ہیں چنانچہ قرآن پاک میں ہے

وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ

ترجمہ: اور (اے پیغمبر) کسی بھی کام کے بارے میں کبھی یہ نہ کہو کہ میں یہ کام کل کرلوں گا، ہاں (یہ کہو) کہ اللہ چاہے گا تو (کرلوں گا)

علماء کرام اس بات کو جانتے ہیں کہ اس آیت میں غدا سے بعینہ کل مراد نہیں ہے ورنہ مطلب میں خلل آتا ہے کیونکہ اس میں مقصود صرف کل کے کام کیلئے ان شاء اللہ کہنا نہیں ہے بلکہ اگر آج ہی کوئی کام کرنا ہے تو بھی ان شاء اللہ کہنا ہے اور پرسوں، ترسوں کوئی کام کرنا ہے تو بھی ان شاء اللہ ضروری ہے، اب اگر صرف غدا والا معنی لیا جائے تو مطلب ہوگا کہ اگر کل کے دن کوئی کام کرنے کا ارادہ ہو تو ان شاء اللہ کہنا ضروری ہوگا باقی دنوں میں کہنے کی ضرورت نہیں حالانکہ یہ مراد ہرگز نہیں

اسی طرح دیکھیں سورۃ قلم

وَغَدَوْا عَلَىٰ حَرْدٍ قَادِرِينَ

اور لپکے ہوئے صبح ہی صبح پہنچ گئے سمجھ رہے تھے کہ قابو پا گئے

اسی طرح دیکھیں سورۃ کھف

يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ

جو اپنے پروردگار کو صبح و شام پکارتے ہیں

اسی طرح سورۃ نور میں ہے کہ

يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالآصَالِ

وہاں صبح اور شام اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں

اسی طرح سورۃ رعد میں ہے کہ

وَلِلَّهِ يَسجُدُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالأَرضِ طَوعًا وَكَرهًا وَظِلَالُهُم بِالغُدُوِّ وَالآصَالِ

اللہ ہی کے لیے زمین وآسمان کی سب مخلوق خوشی اور ناخوشی سے سجدہ کرتی ہے اور ان کے سائے بھی صبح وشام

یہ سب اردو ترجمے تفسیر ابن کثیر کے اردو ترجمے سے لیے گئے ہیں

جناب عبدالمطلب کا شعر ہے

لاغلبن صلبهم ومحا لهم غدوا محالك

صاحب نہایہ کہتے ہیں کہ عبدالمطلب نے غدوا سے وہ کل مراد نہیں لیا ہے جو آج کے بعد آنے والا ہے بلکہ قریبی زمانے کو مراد لیا ہے

اور وہ قریبی زمانہ آج بھی ہوسکتا ہے اور کل کے بعد پرسوں، ترسوں بھی ہوسکتا ہے

اب جب یہ بات محقق ہوگئی کہ غد کا معنی کل کے علاوہ بھی ہے تو یہ بات بھی جان لیں کہ اللہ پاک نے رات اور دن دونوں الگ الگ بنائے ہیں رات کا اطلاق غروب آفتاب سے صبح صادق تک اور دن کا اطلاق صبح صادق کے بعد سے غروب شمس تک ہوتا ہے

چنانچہ الفقہ علی المذاہب الاربعہ میں ہے کہ

فمثال الإضافة إلى الزمان المستقبل أن يقول لزوجته: أنت طالق غداً وفى هذه الحالة تطلق منه عند حلول أول جزء من الغد وهو طلوع الصبح

الفقه على المذاهب الأربعة تاب الطلاق مبحث إضافة الطلاق إلى الزمان أو إلى المكان

اگر کوئی شخص زمانہ مستقبل کی طرف نسبت کر کے اپنی بیوی سے کہے: تجھے کل طلاق ہے۔ اور اس حالت میں غد کے پہلے جزء کے آنے پر طلاق ہوگی اور وہ صبح کا طلوع ہونا ہے۔

اسی طرح البنایہ شرح الھدایہ میں ہے

ولو قال أنت طالق غدا وقع عليها الطلاق بطلوع الفجر

البناية شرح الهداية تاب الطلاق صل في إضافة الطلاق إلى الزمان قال أنت طالق غدا

اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ تجھے کل طلاق ہے تو طلوع فجر ہوتے ہی یہ طلاق واقع ہو جائیگی

چنانچہ ماقبل کی بحث سے تو یہ بات معلوم ہوگئی کہ غد سے کونسا وقت مراد ہے۔اب آتے ہیں اس طرف کہ نیت کے یہ الفاظ کس وقت کے لیے وضع کئے گئے ہیں

تو حاشیہ الشلبی میں ہے کہ

قَالَ فِي الدِّرَايَةِ فِي آخِرِ بَابِ الِاعتِكَافِ وَمِن السُّنَّةِ أَن يَقُولَ عِندَ الإِفطَارِ اللَّهُمَّ لَك صُمت وَبِك آمَنت وَعَلَيك تَوَكَّلت وَعَلَى رِزقِك أَفطَرت وَصَومَ الغَدِ مِن شَهرِ رَمَضَانَ نَوَيت فَاغفِر لِي مَا قَدَّمت وَمَا أَخَّرت

تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق وحاشية الشلبي كتاب الصوم

نیت کے یہ الفاظ رات سونے سے پہلے یا شام کے وقت افطاری کی دعاء کے ساتھ کہے جانے کے لیے بنائے گئے ہیں یعنی نیت کے سب سے بہتر وقت کے لیے

گوں کہ طلوع فجر سے قبل کسی بھی وقت ان الفاظ کا کہنا معنوی اعتبار سے ٹھیک ہے لیکن مغرب کے وقت غد سے آنے والی صبح مراد لینا تو ہر اعتبار سے درست ہے۔لہذا یہ کہنا کہ یہ الفاظ عربی زبان کے قواعد کے مطابق نہیں درست اعتراض نہیں ہے کیوں کہ جس وقت نیت کے یہ الفاظ ادا کئے جارہے ہوتے ہیں اس وقت طلوع فجر کا وقت نہیں ہوتا ہے۔اس لئے ان الفاظ کا اطلاق عربیت کے منافی نہیں ہے۔لہٰذا اگر کوئی نیت میں یہ عربی الفاظ استعمال کرے تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ وہ صبح صادق کے بعد سے شروع ہونے والے دن کا روزہ رکھ رہا ہے اور یہ معنی لفظ غد سے سمجھ میں آرہا ہے

پانچواں اعتراض:

الفاظ کے ساتھ نیت حضور ﷺ سے ثابت نہیں

جواب:

یہ بات درست نہیں کہ الفاظ کے ساتھ نیت حضور ﷺ سے ثابت نہیں بلکہ الفاظ کے ساتھ بھی حضور ﷺ سے نیت کچھ موقعوں پر ثابت ہے چنانچہ مسلم میں ہے کہ

عَن عَائِشَةَ أُمِّ المُؤمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنها قَالَت: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: ذَاتَ يَومٍ يَا عَائِشَةُ هَل عِندَكُم شَيءٌ قَالَت: فَقُلتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا عِندَنَا شَيءٌ قَالَ فَإِنِّي صَائِمٌ

صحيح مسلم كِتَاب الصِّيَامِ بَابُ جَوَازِ صَومِ النَّافِلَةِ بِنِيَّةٍ مِنَ النَّهَارِ قَبلَ الزَّوَالِ وَجَوَازِ فِطرِ الصَّائِمِ نَفلًا مِن غَيرِ عُذرٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز میرے پاس اللہ کے رسول ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے ہم نے کہا کہ کچھ نہیں ہے، آپ نے کہا پھر تو میں روزے سے ہوں

اس حدیث میں انی صائم کے الفاظ ہیں جو نیت کیلئے واضح طور پر زبان سے ادا کئے گئے ہیں۔

واضح رہے کہ معترضین کی ایک جماعت بھی نفلی روزے میں اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے نفلی روزے میں الفاظ کے ساتھ نیت کے قائل ہے وہ الگ بات ہے کہ حدیث مطلق وارد ہوئی ہے فرض اور نفل روزہ کا کوئی تذکرہ نہیں (اس لئے اس سے فرض روزہ کی نیت کا زبان سے کرنا بھی ثابت ہو رہا ہے) تاہم اس کے سیاق و سباق سے پتا چلتا ہے کہ یہ نفلی روزہ کی بات ہے۔ اگر صرف نفلی روزہ ہی کو مان لیں تو بھی ہمارا استدلال درست ہے کہ الفاظ کے ساتھ زبان سے نیت کرنا درست ہے اگر چہ وہ فرض روزہ کی نہیں، لہذا معترضین کا روزے کی نیت زبان سے ادا کرنے کو بدعت بتلانا اور اس کا مطلقاً انکار کرنا غلط ہے

نیز العنایہ شرح الھدایہ میں علامہ عینی اور علامہ شرنبلالی نے نقل کیا ہے کہ

لأن عمر رَضِيَ اللَّهُ عَنهُ أنكر على من يسمع ذلك منه

البنایة شرح الھدایة باب شروط الصلاۃ التی تتقدمها الن من شروط الصلوۃ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص پر نکیر فرمائی تھی جس سے نیت کے الفاظ سنے تھے

اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ الفاظ کے ساتھ نیت کرنے کی کچھ نہ کچھ اصل صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے زمانے میں بھی تھی کیوں کہ اس شخص کا الفاظ کے ساتھ نیت کرنا کسی صحابی رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر ہی ہوگا۔

رہا یہ اعتراض کہ اگر الفاظ کے ساتھ نیت درست ہوتی ہوتی تو پھر اس شخص پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نکیر کیوں فرمائی

تو اس کا جواب یہ ہے اس سے یہ تو معلوم نہیں ہوتا ہے کہ آپ نے نکیر کیوں فرمائی تھی لیکن قیاس کے قریب یہی ہے کہ آپ نے نکیر زور سے کہنے پر کی تھی نہ کہ الفاظ کے ساتھ نیت کرنے پر نکیر فرمائی تھی اگر صرف الفاظ کے ساتھ نیت کرنے پر نکیر فرماتے تو پھر فعل (سمع) سننے کا نہیں (رای) دیکھنے کا فعل نقل کیا جاتا یعنی علی من رای منہ ذلک یا تلفظ بہ کہ آپ نے اس شخص پر نکیر فرمائی جس کو الفاظ کے ساتھ نیت کرتے دیکھا

لیکن روایت میں سمع کا فعل آیا ہے جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ نکیر اصل میں اونچی آواز سے کہنے پر کی گئی ہے نہ کہ الفاظ کے ساتھ نیت کرنے پر کی گئی

چھٹا اعتراض اگر الفاظ کے ساتھ نیت میں کوئی قباحت نہیں تو پھر بعض فقہانے اسے بدعت کیوں کہا ہے

جواب بعض فقہانے جو اسے بدعت کہا ہے تو وہ عدم ثبوت کی بناء پر نہیں بلکہ اس کے التزام اور استمرار یعنی اسے لازم سمجھنے اور ہمیشہ کرنے کی بنیاد پر کہا ہے اور اس کے التزام اور استمرار کا کوئی بھی قائل نہیں ماقبل کی بحث سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے

ساتواں اعتراض:

دین میں ہر نئی چیز بدعت ہے اور نیت بھی نئی چیز ہے لہذا یہ بھی بدعت ہے، ہر بدعت گمراہی ہے اور گمراہی جھنم کی طرف لے جانی والی ہے

جواب:

بدعت وہ فعل ہے جو شریعت میں بالواسطہ ثابت نہ ہو اور خیر القرون میں بھی اس کا ثبوت نہ ہو بلکہ بعد کے کسی زمانے کی ایجاد ہو تو اگر ایسے کام کو عبادت سمجھ کر کیا جائے تو وہ بدعت ہوگی جب کہ الفاظ کے ساتھ نیت کو کوئی بھی عبادت سمجھ کر نہیں کرتا ہے۔ بلکہ یہ الفاظ دل اور زبان میں موافقت کے لیے بولے جاتے ہیں اور جو اسے عبادت سمجھ کر سمجھ کر کہے گا تو پھر یہ بدعت ہوگی ورنہ نہیں

آٹھواں اعتراض:

الفاظ کے ساتھ نیت صرف احناف کے ہاں درست ہے ورنہ اور اس کا کوئی قائل نہیں

جواب:

یہ بات درست نہیں الفاظ کے ساتھ نیت کرنے کے مالکیہ اور حنابلہ وغیرہ بھی قائل ہیں چنانچہ الفقہ علی المذاہب الاربعہ میں ہے کہ

المالکیة والحنفیة قالوا: إن التلفظ بالنیة لیس مروعاً فی الصلاة الا إذا کان المصلی موسوساً على أن المالکیة قالوا: إن التلفظ بالنیة خلاف الأولى لغیر الموسوس ویندب للموسوس.

الفقه على المذاهب الأربعة شرح فرائض الصلو مرتب الفرض الاول النحکم التلفظ بالنیة ونیة الأداء أو القضاء أو نحو ذلک

عندالمالکیہ وساوس سے بچنے کے لیے الفاظ کے ساتھ نیت کرنا مندوب ہے

اسی طرح امام ابن تیمیہ لکھتے ہیں

مِنهُم مَن استَحَبَّ التَّلَفُّظَ بِهَا کَمَا ذَکَرَ ذَلِکَ مَن ذَکَرَهُ مِن أَصحَابِ أَبِی حَنِیفَةَ وَالشَّافِعِیِّ وَأَحمَدَ وَقَالُوا: التَّلَفُّظُ بِهَا أَوکَدُ وَاستَحَبُّوا التَّلَفُّظَ بِهَا فِی الصَّلَاةِ وَالصِّیَامِ وَالحَجِّ وَغَیرِ ذَلِکَ

الفتاوى الکبرى لابن تیمیة مَسأَلَةٌ مَحِلّ النِّیَّة فِی العِبَادَات

بعض نے تلفظ بالنیت کو مستحب سمجھا ہے جیسا کہ اصحاب ابو حنیفہ، شافعی اور احمد نے بیان فرمایا

خلاصہ کلام الفاظ کے ساتھ نیت تو ضروری نہیں لیکن اگر دل اور زبان میں موافقت اور قلب یکسوئی کی غرض سے ایک منتشر الذہن آدمی کرنا چاہیے تو اسے بدعت کا مرتکب نہ کہا جائے اور اس کی وجہ سے اسے گناہ گار بھی نہ سمجھا جائے۔

دوسری بات یہ ہے کہ بعض لوگ دینی احکامات سے واقف ہوتے ہیں اور بعض نہیں، اب جو لوگ دینی احکامات سے واقف نہیں ہیں انھیں اس کا بھی نہیں پتہ ہوتا ہے عبادات سے پہلے ارادے کے ذریعے نیت کیسے کی جائے؟ تو ان کے لیے نیت کے یہ الفاظ بہت فائدے مند رہیں گے

کیوں کہ اگر انہیں کہا جائے کہ الفاظ کے ساتھ نہیں کرنا ہے بلکہ عمل کا دل میں ارادہ کر کے نیت کیجائے تو ان کے لیے یہ معاملہ بہت مشکل ہو جائے گا اور یہ تو دین اسلام کا حسن ہے کہ اس میں ہر موڑ، ہر لمحے اور ہر قسم کے لوگوں راہ نمائی موجود ہے

تو اگر فقہا نے بطریق قیاس منتشر الذہن لوگوں کے لیے دل و زبان میں موافقت کے واسطے یہ راستہ بتایا ہے تو اس کا اتنا شوشہ نہیں بنانا چاہیے جو بعض معترضین کی طرف سے دیکھنے میں آیا ہے بہت دکھ ہوتا ہے جب وبصوم غد والے الفاظ کو جعلی حدیث، من گھڑت حدیث، دغا والے الفاظ، جعلی دعا اور پتہ نہیں کیا کیا نام دیے ہیں جنہیں یہاں نقل کرنا مناسب نہیں سمجھتا ہوں۔

آپ کے مسائل اوران کا حل

سوال: مجھ پر دو روزے توڑنے کا کفارہ تھا، جن میں سے میں نے ایک روزے کا کفارہ ادا کرلیا جو ساٹھ مسکینوں پر دو وقت کا کھانا یا دو سیر اناج ہے۔ اب پوچھنا یہ ہے کہ کیا دوسرے روزے کا کفارہ بھی اسی طرح ادا کرنا ہوگا۔ جبکہ میں نے یہ کفارہ تیس سال بعد ادا کیا؟ اور یہ اناج میں نے آٹے کی صورت میں تقسیم کیا ہے اور اس کی تقسیم میں کافی دقت پیش آئی۔ کیونکہ بھکاری اور مسکین میں امتیاز بہت مشکل ہوگیا تھا۔

سوال وجواب: آپ کے مسائل اوران کا حل

جواب:۔ رمضان المبارک کا روزہ توڑنے پر جو کفارہ لازم ہے وہ یہ ہے کہ دو مہینے کے پے در پے روزے رکھے۔ جو شخص روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہو اس کے لئے ساٹھ مسکینوں کا کھانا کھلا دینا کافی نہیں۔ ہاں جو شخص روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ اگر دونوں روزے ایک ہی رمضان کے توڑے تھے تو دونوں کا کفارہ ادا ہوگیا، اور الگ الگ دو رمضان کے تھے تو دوسرے کا کفارہ الگ لازم ہے۔ مساکین کو تلاش کرنے کی خواہ مخواہ زحمت کی کسی دینی مدرسے میں اتنی رقم بھیج دیتے کہ طلباء کو کھلا دیا جائے۔

☆☆☆

سوال: اگر کسی نے ایسا فعل کرلیا جس سے روزہ ٹوٹا تو نہیں تھا لیکن اس نے سمجھ لیا کہ روزہ ٹوٹ گیا اور کچھ کھا پی لیا تو کیا اس صورت میں صرف قضا ہے یا کفارہ بھی ہے۔

رحیم طارق اسلام آباد

جواب: صورت مسئولہ میں قضا علاوہ کفارہ بھی واجب ہے۔

سوال: کیاسر مہ اور تیل لگانے سے روزہ ٹوٹتا ہے؟

نوید عباسی مری

جواب: سر مہ اور تیل لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☆☆☆

سوال: کیا رمضان میں بیمار ہونے کی صورت میں انجکشن اور ڈرپ وغیرہ لگایا جاسکتا ہے

رانا مسعود کراچی

جواب: انجکشن وغیرہ کا استعمال بیمار ہونے کی صورت میں جائز ہے البتہ صحت مند کے لیے مکروہ ہے

☆☆☆

اس صفحے میں آپ کوئی بھی دینی مسئلہ مستند اہل علم کی جماعت سے چند ضروری شرائط کا لحاظ کرتے ہوئے پوچھ سکتے ہیں

(۱) فرضی، فرقہ واریت پر مبنی اور تاریخی سوال ہرگز نہ پوچھیں

(۲) کوشش کریں ایسے مسائل پوچھیں جن سے افادہ عام ہو

(۳) سوال اردو میں تحریر کریں، رومن اردو میں پوچھے گئے سوالوں کا جواب نہیں دیا جائے گا کیوں کہ اس میں خطاء کا احتمال ہے

(۴) مسئلہ پورا واضح کر کے لکھیں

(۵) ایک سوال کو ایک ہی بار بھیجیں

(٦) بھیجنے کے لیے برقی ذرائع جیسا کہ ای میل، واٹس ایپ، سوشل میڈیا پر موجود پیجز اور ویب سائٹ کے کمنٹس باکس کا استعمال کریں

روزے کے مسائل

رمضان کا انتخاب

(۱)امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی امت پر روزہ فرض کرنے کیلئے رمضان المبارک کو کیوں منتخب کیا؟ اس کی اصل حکمت کیا ہے؟ وہ تو اللہ ہی جانتے ہیں لیکن قرآن وسنت کے پیش نظر کہا جا سکتا ہے کہ اس مبارک مہینے کی بہت ساری ایسی خصوصیات ہیں جو صرف اسی مہینے کے ساتھ خاص ہے۔ کسی دوسرے مہینے کو وہ خصوصیات حاصل نہیں۔

(۱)اس مہنے میں تمام آسمانی کتابیں اور صحائف کا نزول ہوا خاص طور پر قرآن مجید کا نزول تو خود ہی قرآن نے بتایا ہے۔ (شهر رمضان الذی انزل فيه القرآن) تفسیر مظہری میں ہے کہ رمضان المبارک کی پہلی تاریخ کو حضرت ابراہیمؑ پر صحیفے نازل ہوئے جو 10 کی تعداد میں تھے۔

سات سو سال بعد چھ رمضان کو حضرت موسیٰؑ پر توریت کا نزول ہوا۔

پانچ سو سال بعد حضرت داؤدؑ پر تیرہ رمضان کو زبور کا نزول ہوا۔

زبور سے بارہ سو سال بعد آٹھارہ رمضان کو حضرت عیسیٰؑ پر انجیل کا نزول ہوا۔

انجیل کے پورے چھ سو سال بعد چوبیس رمضان کو لوح محفوظ سے دنیاوی آسمان پر پورے قرآن کریم کا نزول ہوا۔ اور اسی ماہ کی اسی تاریخ کو خاتم النبین حضرت محمد ﷺ پر قرآن کریم کا نزول شروع ہوا۔ (تفسیر مظہری، ج،۲،ص،۱۸۱، روح المعانی ج،۲،ص،۶۱،)

(۲)دوسری خصوصیت یہ ہے کہ نوافل کا درجہ فرائض کے برابر اور ایک فرض کا درجہ ستر فرائض کے برابر اس ماہ میں ہو جاتا ہے۔

(۳) تیسری خصوصیت یہ ہے کہ رمضان کے مہینے میں سرکش شیاطین زنجیروں میں جکڑ دئے جاتے ہیں۔اور جہنم کے دروازے بند کر کے جنت کے دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے۔

(۴) چوتھی خصوصیت یہ ہے کہ رمضان المبارک کے مہینے میں اللہ تعالیٰ نے پانچ چیزیں اس امت کو ایسی دی ہیں جو پہلے کسی بھی امت کو نہیں دی۔وہ پانچ چیزیں یہ ہے۔

(۱) روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کی نزدیک مشک سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔

(۲) افطار کے وقت مچھلیاں ان کے لئے مغفرت کی دعا کرتی ہیں

(۳) روزہ داروں کے لئے جنت آراستہ کیجاتی ہے

(۴) رمضان میں سرکش شیاطین بند کردئے جاتے ہیں

(۵) رمضان کی آخری رات میں روزہ داروں کی مغفرت کردی جاتی ہے۔

رمضان المبارک کے لئے مسنون دعا

نبی پاک ﷺ رجب کے مہینے سے یہ دعا کرتے تھے: **اللھم بارک لنا فی رجب و شعبان و بلغنا رمضان**. ترجمہ: اے اللہ رجب اور شعبان میں ہمیں برکت عطاء فرما اور ہمیں رمضان المبارک تک پہنچا۔

رمضان کے مہینے میں روزہ فرض کرنے کی وجہ

رمضان المباک کا مہینہ برکت والا مہینہ ہے اس میں قرآن مجید نازل ہوا بلکہ تمام آسمانی کتابیں نازل ہوئی ہیں جیسا کہ پچھلے صفحے میں آپ پڑھ چکے ہیں۔لھذا یہ مہینہ اللہ تعالیٰ کی برکات نازل ہونے کا سبب ہے اس لئے کہ اس میں روزہ رکھنے سے روزے کا اصل مقصد جو **لعلکم تتقون** میں موجود ہے۔کامل طور پر پایا جاتا ہے۔

روزہ ترک کرنا

(۱) شرعی عذر کے بغیر روزہ تر کرنا، ناجائز حرام اور سخت گناہ ہے۔

(۲) اگر کسی آدمی نے بلاعذر رمضان کے روازے نہ رکھے بعد میں افسوس ہوا اور اس نے قضا روزے رکھ لئے تو فرض تو ادا ہو جائے گا لیکن رمضان میں روزے رکھنے کا جتنا ثواب ملتا تھا وہ نہیں ملے گا۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا **امن افطر یوما من رمضان من غیر رخصة والا مر ض لم یقض عنه صوم الدهر کله و ان صامه (مشکوٰۃ باب الکبائر)**

ترجمہ؛ جس آدمی نے عذر اور بیماری کے بغیر رمضان کا ایک روزہ چھوڑ دیا تو عمر بھر روزہ رکھنے سے بھی ایک روزہ کی تلافی نہ ہوگی۔ اگر چہ قضا کے طور پہ عمر بھر بھی روزے رکھ لے۔

روزہ توڑنا

(۱) اگر رمضان کا روزہ رکھ کر بلا عذر توڑ دیا تو قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں۔ کفارہ یہ کہ مسلسل ساٹھ روزے رکھے جائیں درمیان میں ایک روزے کا بھی ناغہ نہ کیا جائیے۔ اگر درمیان میں ایک روزہ چھوڑ دیا تو دوبارہ نئے سرے سے ساٹھ روزے رکھنا لازم ہونگے۔ اگر روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں ہے تو ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کھانا کھلایا جائے۔

(۲) اور اگر رمضان کے علاوہ کوئی دوسرا روزہ توڑ دیا تو اس کی جگہ ایک روز قضا کرنا لازم ہوگا۔

(۳) اگر رمضان شریف میں کسی کا روزہ ٹوٹ گیا تو روزہ ٹوٹنے کے بعد بھی دن میں کچھ کھانا پینا اور جماع (بیوی سے ہمبستری) کرنا جائز نہیں۔ سارا دن روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے۔

روزہ توڑنا کب جائز ہوتا ہے؟

(۱) روزہ دار اچانک ایسا بیمار ہوگیا کہ اگر روزہ نہ توڑے گا تو موت کا خطرہ ہے یا بیماری بڑھ جائے گی۔ تو روزہ توڑ دینا بہتر ہے۔ مثلاً اچانک پیٹ میں شدید درد شروع ہوگیا برداشت سے باہر ہوگیا، دوا لینا ضروری ہے۔ یا سانپ اور بچھو وغیرہ نے کاٹ لیا تو ایسی صورت میں دوا پی لینا اور روزہ توڑ دینا درست ہے۔

(۲) حاملہ عورت کو کوئی ایسی بات پیش آگئی کہ اس سے اپنی جان یا بچے کی جان کا ڈر ہے تو روزہ توڑنا نہ صرف جائز ہے بلکہ بہتر ہے۔

(۳) کھانا وغیرہ پکانے کی وجہ سے بے حد پیاس لگی اور اتنا زیادہ بے تاب ہوگیا کہ جان کا خوف ہے تو روزہ توڑ دینا جائز ہے لیکن اگر روزہ دار نے خود قصداً اتنا کام کیا جس سے ایسی حالت ہوگئی تو گناہ گار ہوگا اور روزہ توڑنا حرام ہوگا۔

روزہ رکھنے سے بیمار ہو جانا

ایسا آدمی جو روزہ رکھنے سے ایسا بیمار ہو جاتا ہے کہ قریب المرگ ہوتا ہے اور روزہ رکھنے پر قادر نہیں ہوتا اور ہمیشہ ایسا ہی ہوتا ہے تو وہ شخص روزہ نہ رکھے بلکہ روزے کے بدلے میں فدیہ دیں۔ ہاں اگر فیہ دینے کے بعد تندرست ہوگیا اور روزہ رکھنے کے قابل ہوگیا تو اس صورت میں فدیہ باطل ہو جائے گا۔ اور فوت شدہ روزوں کی قضا کرنا لازم ہوگا۔

روزے سے بچنے کیلئے سفر کرنا

اگر واقعی مسافر ہے تو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہوگی۔لیکن روزہ سے بچنے کے لئے حیلہ کرنا (سفر کر کے روزہ سے بچنا) مزموم اور بری بات ہے

روزہ فرض ہے

(۱) رمضان المبارک کے روزے فرض عین ہے ان کی فرضیت کتاب اللہ سنت رسول ؐ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔

(۲) رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور فرضیت کو ماننے کے باوجود روزہ نہ رکھنے والا فاسق اور کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے اور روزہ کا مذاق اڑانے والا بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

آنسو

اگر روزہ دار کے منہ میں آنسو داخل ہو تو اگر تھوڑے ہو جیسے ایک دو قطرے تو روزہ فاسد نہ ہوگا۔اور اگر بہت زیادہ آنسو منہ میں جمع ہو گئے اور ان کو نگل لیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔

آنکھ

(۱) روزے کی حالت میں دن میں سرمہ لگانا جائز ہے اس سے روزے پر کوئی اثر نہیں پڑتا یہاں تک کہ سرمہ لگانے کے بعد تھوک یا ناک کی رطوبت میں سرمے کا اثر دکھائی دے تو بھی روزہ فاسد یا مکروہ نہیں ہوتا۔

(۲) اسی طرح دوائی ڈالنے سے بھی روزہ فاسد نہ ہوگا۔

غرغرہ کا حکم

(۱) روزے کی حالت میں غسل کرتے وقت غرغرہ کرنے اور ناک کے نرم حصے میں پانی پہنچانے کا حکم نہیں ہے تاکہ روزہ ٹوٹنے کا اندیشہ نہ ہو لھذا دن میں غسل کرتے وقت غرغرہ نہ کریں۔

(۲) اگر غرغرہ کرنے میں پانی حلق سے اتر گیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا قضا لازم ہو گی کفارہ نہیں۔

(۳) روزے کی حالت میں وضو اور غسل کے دوران غرغرہ نہیں کرنا چاہئے۔

غروب سے پہلے آذان پر افطار

(۱) اگر مؤذن نے آفتاب غروب ہونے سے پہلے مغرب کی آذان دے دی اور لوگوں نے مؤذن کی آذان سن کر افطار کر لیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔قضا واجب ہو گی کفارہ نہیں۔

(۲) اگر مؤذن کی آذان سننے کے بعد افطار کا وقت ہونے پر یقین نہیں بلکہ شبہ ہو گیا تھا کہ وقت ہوا یا نہیں اس صورت میں افطار کرنے کی صورت میں قضا بھی لازم ہو گی اور کفارہ بھی۔

غسل کرنا

(۱) روزے میں غسل کرنا جائز ہے اس سے روزے میں کچھ فرق نہیں آتا چاہئے ایک دفعہ غسل کرے یا بار بار غسل کرے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

(۲) اگر غسل کرتے ہوئے پانی حلق میں چلا گیا تو روزہ فاسد ہو جائیگا۔قضا لازم ہو گی کفارہ نہیں۔

غسل جنابت

رمضان میں غسل جنابت صبح صادق کے بعد کرنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا اور روزے میں خرابی لازم نہیں آتی۔البتہ فجر کی نماز کے بعد کر لیا کریں تاکہ نماز قضا نہ ہو البتہ غسل جنابت میں اتنا تاخیر کرنا کہ نماز فجر قضا ہو جائے سخت گناہ ہے۔

قے ہونا

(۱) اگر روزے کے دوران بلا اختیار اور بلا قصد خود بخود قے ہو گئی تو وہ روزہ فاسد نہیں ہو گا۔چاہے قے تھوڑی سی ہو یا زیادہ دونوں صورتوں میں قے برقرار رہے گا۔

(۲) اگر اپنے اختیار سے قے کی اور منہ بھر کر قے ہو گئی تو روزہ فاسدو ہو گیا۔

(۳) اگر اپنے اختیار سے قے کی اور منہ بھر کر قے نہیں ہوئی تو روزہ فاسد نہیں ہو گا۔

(۴) اگر اچانک تھوڑی سی قے آئی پھر بلا اختیار خود بخود حلق میں واپس چلی گئی تو روزہ فاسد نہ ہو گا۔ہاں اگر قصداً لوٹا لی تو روزہ فاسد ہو گا۔

(۵) اگر قے منہ بھر کر آئی اور چنے کے برابر یا اس سے زائد جان بوجھ کر اپنے اختیار سے واپس لوٹا لی تو روزہ فاسد ہو جائیگا۔قضا لازم ہو گی، کفارہ نہیں۔

(٦) اگر کسی کو قے ہوئی اور وہ یہ سمجھا کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا، اس گمان پر پھر قصداً کھا لیا اور روزہ توڑ دیا تو بھی قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں کیونکہ روزہ توڑنے کا ارادہ نہیں تھا۔

کان

(۱) کان کا مسئلہ یہ ہے کہ اگر کان کے پردے میں سوراخ ہوتو پھر پانی، دوائی اور تیل وغیرہ ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا کیوں کہ اس صورت میں چیز کان کے اندر سے ہوکر حلق میں چلی جاتی ہے اور اگر کان کے پردے میں سوراخ نہیں تو پھر جدید تحقیق کے مطابق روزہ نہیں ٹوٹے گا کیوں اس صورت میں کان کے اندر سے کوئی چیز بھی حلق تک نہیں پہنچتی ہے اگر چہ اس کا ذائقہ حلق میں محسوس ہو۔

کلی کرنا

(۱) روزے میں بھی وضو کے دوران کلی کرنا درست ہے اور غسل جنابت میں فرض ہے۔لیکن غرارہ نہ کریں

(۲) روزے میں وضو اور غسل کے بغیر صرف گرمی کی وجہ سے کلی کرنا بھی جائز ہے اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

(۳) کلی کرتے وقت پانی حلق میں چلا گیا اور کلی کرتے وقت روزہ یاد تھا تو روزہ فاسد ہو گیا، قضا واجب ہے، کفارہ واجب نہیں اور اگر کلی کے دوران روزہ یاد نہیں تھا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا

کلی کرنے کے بعد منہ میں پانی کے اثرات رہ جانا

وضو، غسل، یا کلی کے بعد منہ میں پانی کی جوتری باقی رہ جاتی ہے اس کو نگل جانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، مگر اس میں یہ شرط ہے کلی کرنے کے بعد کچھ پانی باقی رہ جاتا ہے لھذا ایک دو مرتبہ تھوک دینے کے بعد پانی باقی نہیں رہتا، ہلکی سی تری رہ جاتی ہے۔

مستحبات روزہ

(۱) سورج ڈوبتے ہی نماز سے پہلے افطار کرنے میں جلدی کرنا۔

(۲) کھجور یا چھوارے سے افطار کرنا اس کے بعد پانی سے۔

(۳) جس چیز سے افطار کیا جائے وہ طاق عدد ہو، مثلاً تین، پانچ، سات وغیرہ۔

(۴) افطار کے بعد دعا پڑھنا مثلاً، **اللھم لک صمت و علی رزقک افطرت .**

(۵) سحری میں کچھ نہ کچھ کھانا۔

(۶) سحری کرنے میں وقت کے اندر (آزان فجر سے پہلے پہلے روزہ بند کر کے منہ کو صاف کرنا) تاخیر کرنا۔

(۷) زبان کونا جائز باتوں سے اور اعضاء کونا جائز کاموں سے باز رکھنا۔

(۸) رشتہ داروں محتاجوں، اور مسکینوں کوصدقہ وخیرات سے نوازنا اور حصول علم میں مشغول رہنا، قرآن شریف کی تلا وت کرنا، درود شریف، استغفار اور ذکرواذکار میں لگے رہنا، اور اعتکاف کرنا،۔

درج ذیل چیزیں روزے کے لیے مفسد اور مضر نہیں

1۔مسواک کرنا
2۔سر یا موچھوں پر تیل لگانا
3۔آنکھوں میں دوایا سرمہ ڈالنا
4۔خوشبو سونگھنا
5۔گرمی یا پیاس کی وجہ سے غسل کرنا
6۔کسی قسم کا بھی انجکشن یا ٹیکہ لگوانا
7۔بھول کر کھانا پینا
8۔حلق میں بلا اختیار دھواں گرو غبار یا مکھی وغیرہ کا چلا جانا
9۔کان میں پانی کا چلا جانا
10۔خود بخود قے آنا
11۔نیند میں احتلام ہو جانا۔
12۔دانتوں سے خون نکلنا بشرطیکہ حلق میں نہ جائے

مکروہات روزہ

منہ میں تھوک جمع کر کے نگلنا روزے کی حالت میں مکروہ ہے اگر چہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا (ھندیہ،۱،۱، ۱۹۱،)

بلا عذر کسی چیز کا چھکنا چبانا

بلا عذر کسی چیز کے چھکنے اور چبانے سے روزے میں کراہت آجاتی ہے۔

نوٹ؛ اس کی کراہت عدم عذر پر موقوف ہے لھذا اگر کوئی عذر ہو مثلاً کسی عورت کا شوہر بدمزاج ہے اور کھانا خراب ہو نے پر اس کے غصہ ہونے کا اندیشہ ہے تو اسے کھانے کا نمک زبان پر رکھ کر چکھنے کی اجازت ہوگی اور ایسی صورت میں روزہ مکروہ نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر چھوٹے بچے کو روٹی چبا کر کھلانے کی ضرورت ہو اور روزہ دار عورت کے علاوہ وہاں کو ئی اس ضرورت کو پورا کرنے والا نہ ہو تو اسے چبا کردے سکتی ہے لیکن یہ خیال رہے چھکنے یا چبانے میں کوئی حصہ حلق سے نیچے نہ اترے ورنہ روزہ جاتا رہے گا۔ (شامی زکریا ۳، ۳۹۵،، شامی بیروت ،۳،، ۳۰۲)

ٹوتھ پیسٹ یا کوئی منجن استعمال کرنا

روزے کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنا کوئلہ یا کوئی منجن دانتوں میں ملنا یا عورت کا اس طرح ہونٹ پر سرخی لگانا

کہ اس کے پیٹ میں چلے جانے کا اندیشہ ہو، مکروہ ہے۔

(شامی زکریا۳،،۳۹۵، شامی بیروت،۳،۳۰۲،، فتاویٰ دارالعلوم،۶،۴، ۴۰۴)

بیوی سے دل لگی کرنا

روزے میں بیوی سے دل لگی کرنا بھی مکروہ ہے جب کہ جماع یا انزال کا خوف ہو

(درمختار مع شامی زکریا،۳،،۳۹۶، شامی بیروت،،۳،،۳۰۳)

روزے کی حالت میں کمزور کردینے والا کام کرنا

ہر ایسا کام جس سے اس قدر ضعف کا اندیشہ ہو کہ روزہ توڑ دینا پڑ جائےگا مکروہ ہے۔ **لا یجوز ان یعمل عملاً یصل به الی الضعف** ،،(درمختار مع الشامی)

روزے کی حالت میں گناہ کے کام کرنا

روزے کی حالت میں ہر گناہ کا کام خواہ قولی ہو یا فعلی روزہ کو مکروہ بنا دیتا ہے۔ **ان النبی ﷺ قال من لم یدع قول الزور و العمل به فلیس لله حا جة بان یدع طعا مه و شر ابه (تر مذی)**

کلی کرنے میں مبالغہ کرنا

ناک میں پانی چڑھانے اور کلی کرنے میں مبالغہ کرنے سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔

و تکره له المبا لغة فی المضمضة و الا ستنشاق (هندیه . ج: ۱ ، ص: ۱۹۹)

مشکوک وقت تک سحری کو موخر کرنا

سحری میں تاخیر مستحب ہے مگر اتنا تاخیر کرنا کہ وقت میں شک پیدا ہو جائے مکروہ ہے۔ **ثم تا خیر السحور مستحب کذا فی النهایة ،و یکره تا خیر السحور الی وقت یقع فیه الشک و هکذا فی السر اج الوها ج ،(هندیه ،، ۱ ،،۲۰۰)**

صدقۃ الفطر کس پر واجب ہے؟

جو شخص زندگی کی لازمی ضروریات کے علاوہ اتنی قیمت کے مال کا مالک ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہو سکے اس شخص پر عید الفطر کے دن صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے۔ صدقہ فطر اور زکوٰۃ کے وجوب میں قدرے فرق ہے، زکوۃ میں مال نامی ہونا

لازمی ہے ،صدقہ فطر میں یہ ضروری نہیں ہے، اس طرح زکوۃ کی ادئیگی کا وجوب سال گزرنے کے بعد ہوتا ہے۔صدقہ فطر فوراًواجب ہو جاتا ہے،وغیرہ البتہ اس معاملہ میں زکوۃ اور صدقہ الفطر متحد ہے کہ یہ مال قرض اور ضرورت اصلی سے زائد ہونا چاہئے ،ورنہ زکوۃ اور صدقہ فطر واجب نہ ہوگا۔(طحطاوی،۳۹۴)

نابالغ بچوں کی طرف سے صدقہ فطر

جونابالغ بچے خود کسی نصاب کے مالک نہ ہوان کی طرف سے ان کے باپ پر صدقہ فطر نکالنا واجب ہے اور اگر وہ بچے خود صاحب نصاب ہیں تو ان کے مال میں سے صدقہ فطر نکالنا جائز ہے،و تحب عن نفسه و طفله الفقير الخ ،(عالمگیری ،،۱ ،،۱۹۲ ،،)

کم فہم یا پاگل اولاد کی طرف سے صدقہ فطر

اگر کوئی بچہ عقل کے اعتبار سے کم زور یا پاگل ہوتو اس کی طرف سے بھی صدقہ فطر نکالا جائے۔اگر چہ وہ بڑی عمر کا بھی ہو۔(عالمگیری،،۱،،۱۹۲،،)

بڑی اولاد کی طرف سے صدقہ فطر

عاقل بالغ اولاد کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا باپ پر ضروری نہیں ہے۔لیکن اگر وہ بچہ باپ کے پرورش میں ہو اور باپ ان کی طرف سے صدقہ الفطر ادا کردیں تو درست ہو جاۓگا۔(درمختار،،۳،،۲۸۵،،)

کیا بیوی کی طرف سے صدقہ الفطر شوہر پر ہے؟

بیوی کا صدقہ فطر شوہر پر واجب نہیں ہے لیکن اگر اس کی طرف سے ادا کردے تو ادا ہو جایئگا خواہ بیوی سے اجازت لی ہو یا نہ ہو۔(در مختار ،،۳،،۲۸۵)

خالی پڑے مکانات کی قیمت پر صدقہ الفطر واجب ہے

اگر کسی کے پاس کئی مکانات ہیں،ایک میں وہ رہتا ہے بقیہ خالی پڑے ہیں اور ان کی قیمت نصاب یا اس سے زائد ہے تو صدقہ الفطر واجب ہے،(بهشتی زیور ،حصه ،۳،،صفحه،۳۵)

صدقہ فطر رمضان میں ادا کرنا

صدقہ فطر رمضان میں دینا درست ہے۔و ان قد مو ھا علی الفطر جاز ،(عالمگیری ،،۱ ،،۱۹۲)

صدقہ الفطر کی شرعی مقدرار

صدقہ فطر کی مقدار ایک صاع جو یا نصف صاع گندم ہے،نصف صاع کی مقدار موجودہ اوزان کے اعتبار سے ایک کلو ۵۷۴گرام یا ۶۲۰ ملی گرام ہوتے ہیں اس کی قمیت بھی دی جاسکتی ہے۔(مستفاد ایضا ح المسا ئل ۹۸،)

ایمانی قوت اور اس کے جلیل القدر اثرات وثمرات

از قلم شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحٰق خان صاحب المدنی

ایمان ویقین کی قوت ایسی عظیم الشان اور بے مثال ومسعود قوت ہے جو انسان کو آخرت کی حقیقی اور ابدی فوز وفلاح سے سرفراز کرنے سے قبل اس دنیا میں بھی عظیم الشان اور جلیل القدر نتائج اور ثمرات سے بہرہ ور کرتی ہے اسلامی تاریخی خزانہ عامرہ اس کی مثالوں سے بھرا پڑا ہے مگر مسلمانوں کی اکثریت اپنے اس عظیم الشان اور مبارک ومسعود سرمایہ سے غافل اور لاپرواہ ہے الا ماشاء اللہ اس ضمن میں ذیل کی ان سطور میں صلح حدیبیہ سے متعلق ایک معاملے کے بارے میں کچھ گزارشات پیش کی جاتی ہیں صلح حدیبیہ کا واقعہ تاریخ اسلامی کا ایک بڑا اسبق آموز عبرت انگیز اور انقلاب آفریں واقعہ ہے۔جس کی تفصیلات تاریخ وسیر کی کتابوں میں محفوظ و مسطور ہیں، جب اللہ کے رسول علیہ الصلوۃ والسّلام اپنے چودہ سو صحابہ کرامؓ کی مبارک ومسعود جماعت کے ساتھ احرام باندھ کر مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف عمرہ اور زیارت بیت اللہ کی غرض سے روانہ ہوئے اس قافلہ یمن و برکت کی روانگی ۶ ہجری میں ذوالعقدہ کے شروع میں ہوئی کے ایک سال قبل شوال ۵ ہجری میں قریش کے تمام بڑے بڑے قبائل نے اپنی متحدہ قوت کے ساتھ مدینہ منورہ پر چڑھائی کی تھی اور اس خبیث اور خطرناک ارادے اور منصوبے کے ساتھ کی تھی کہ مدینہ منورہ کے اندر وجود پذیر ہونے والی اسلامی حکومت کا خاتمہ کر دیا جائے اور اسلامیان مدینہ منورہ کا قصہ ہمیشہ کے لئے تمام کر دیا جائے تاکہ اس طرح دین حنیف اسلام مجید کے چراغ ہمیشہ کے لئے گل کر دیا جائے اروا س موقع پر اللہ کے رسول علیہ الصلوۃ والسّلام اپنے صحابہ کرام کے مشورے سے اس یلغار کے مقابلے میں یہ طے کیا تھا مدینہ اور اہل مدینہ کی حفاظت کے لئے گہری خندقیں کھدوائیں تھیں جن کو غزوہ احزاب کے اس موقع پر دشمن عبور نہ کر سکے سو اس طرح تقریباً ایک مہینے کے محاصرے کے بعد ان کو بے نیل مراد نا کام ونامراد ہو کر واپس ہونا پڑا اسی بنا پر غزوہ احزاب کو غزوہ خندق بھی کہا جاتا ہے ایسے میں اس موقع کے خطرات ومخاوف کا اندازہ کرنا مشکل نہیں اس وقت مکہ اور مدینہ کے تعلقات کی

جونوعیت تھی وہ کسی پر مخفی نہ تھی بچہ بچہ اس واقف وآگاہ تھا ایسے میں اللہ کے رسول علیہ الصّلوۃ والسّلام اپنے اس قدسی صفت صحابہ کرام کی اس مختصر میں جماعت کے ساتھ احترام باندھے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہو گئے قربانی کے لئے ستر اُونٹ ساتھ تھے جن کے گلو میں قربانی کی نشانی کے طور پر قلادے پڑے ہوئے تھے میر تلوں میں صرف ایک ایک تلوار تھی جس کی اس زمانے کی روایت ورواج کے مطابق حرم کے تمام زائرین کو اجازت تھی اس کے سوا ان کے پاس اور کوئی جنگی سازوسامان نہیں تھا سواس طرح یہ لیتا قافلہ احرام کی دو چادریں پہنے لبیک الکھم لبیک کی صدائیں بلند کرتا ہوا بے خوف وخطر بیت اللہ کی طرف چل پڑا جو کہ قوت ایمان ویقین کا ایک عظیم الشان اور بے مثال مظہر تھا جبکہ ایمان ویقین کی دولت سے محروم لوگ اور دشمنان دین یہ سمجھ رہے تھے کہ یہ نہتے لوگ دشمن کے گھر ان کے لئے نوالہ تر بننے جارہے ہیں اس لئے پوری دنیاء عرب کی نگاہیں اس مبارک ومسعود قافلے کے اس سفر پر مذکور تھیں کہ دیکھیں اس کا کیا نتیجہ نکلتا ہے اُدھر کفار قریش نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس سفر کی خبر سخت پریشانی میں مبتلا ہو گئے کہ اب ہم کیا کریں کیونکہ ذوالعقدہ کا مہینہ شہر حرم کے ان مقدس مہینوں میں سے ہے جن کی حرمت زمانہ جاہلیت میں بھی مسلم تھی اگر اس مہینے میں ان زائرین کو زیارت حرم سے روکتے ہیں تو سارا عرب ہمارے خلاف ہو جائے۔ اگر نہیں روکتے تو ہماری اپنی ناک کٹ جاتی ہے کہ ہم اپنے ساتھیوں سمیت ہماری اجازت کے بغیر اور ہماری مخالفت علی الرغم مکہ مکرمہ میں داخل ہو گئے اور بیت اللہ کی زیارت اوراس کے گرد طواف سے سرفراز ہو گئے سواس بارے بڑی شش وپنج اور پس وپیش کے بعد آخر کار انہوں نے اپنی اسی حمیت جاہلیہ (جاہلیت کی آڑ) کو اپنایا جوان کی رگ وپے میں رچی بسی تھی۔ سوانہوں نے اپنی ناک کی خاطر یہ فیصلہ کیا کہ ہم محمد اور ان کے ساتھیوں کے اس قافلے کو کسی قیمت پر اپنے شہر میں نہیں داخل ہونے دیں گے اوراس مقصد کے لئے انہوں نے مختلف مقامات پرنا کہ بندی کا پروگرام بنالیا اور طرح طرح سے ایسی چھیڑ خانی کی بھی کوشش کی کہ کسی طرح ان لوگوں سے کسی جھڑپ اور لڑائی کی کوئی صورت بن جائے تاکہ ہم لوگوں کے سامنے اس کو اس پروپیگنڈے کے لئے استعمال کرسکیں یہ لوگ عمرے کے لئے نہیں بلکہ لڑنے کے آئے تھے مگر اللہ کے رسول علیہ الصلوۃ والسّلام کے وجود باوجود کی برکت سے اور آپ کی مبارک مسعود تربیت کے نتیجے میں حضرات صحابہ کرام نے ایسے کمال صبر وضبط سے کام لیا کہ دشمنوں کو اس کا کوئی موقع نہ

مل سکا اُدھر اللہ کے رسول علیہ الصلوۃ کو جب اپنے مخبر کے ذریعے ان لوگوں کے اس پروگرام اور تیاریوں کی اطلاع ملی تو آپؐ نے اپنا راستہ بدل دیا اور آپؐ انہایت ہی دشوار گزار اور پر مشقت راستہ طے کر کے حدیبیہ کے مقام پر پہنچ گئے جو کہ عین حرم کی سرحد پر واقع تھا یہاں پر آپؐ نے اور آپؐ کے صحابہ کرام نے قیام فرمایا اس دوران دونوں طرفوں کے درمیان ایلچیوں کی آمد و رفت اور ان کے ذریعے بات چیت کا سلسلہ چلتا رہا آخر کار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنا ایلچی بنا کر مکہ مکرمہ بھیجا، اور ان کے ذریعے سردارانِ قریش کو یہ پیغام بھیجا کہ ہم جنگ کے لئے نہیں بلکہ بیت اللہ کے طواف اور اس کی زیارت کی غرض سے آتے ہیں عمرہ کر کے ہم لوگ واپس چلے جائیں گے مگر وہ لوگ نہ مانے اور انہوں نے حضرت عثمانؓ کو بھی مکہ مکرمہ میں روک لیا۔ اس دوران یہ خبر پھیل گئی کہ حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا گیا ہے اور ان کے واپس نہ آنے کیوجہ سے مسلمانوں کو یقین ہو گیا کہ ان کی قتل کی خبر صحیح ہے جس کے نتیجے میں مسلمانوں کے اندر اشتعال اور غصے کی لہر دوڑ جانا ایک طبعی امر تھا کیونکہ جب بات اللہ کے رسوال کے سفر کے قتل تک پہنچ گئی تو اب اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں رہ گیا تھا کہ مسلمان جنگ کے لئے تیار ہو جائیں اس لئے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس موقع پر اپنے تمام ساتھیوں کو جمع کیا اور ان کی اس بات پر بیعت لی کہ ہم نے خونِ عثمان سے بدلہ لینا ہے اور مرتے دم تک یہاں سے پیچھے نہیں ہٹنا ہے۔

<u>بیعت رضوان اور اس کی عظمت</u>: سو یہ بیعت جس کو بیعت رضوان کہا جاتا ہے ایک بڑی ہی عظیم الشان اور بے مثال بیعت تھی جس کی دوسری کوئی نظر و مثال ڈھونڈنے سے بھی ملنا بھی مشکل ہے مسلمان اس موقع پر چودہ سو کی تعداد میں تھے اور وہ بھی نہتے اور بے سرو سامان اپنے مرکز یعنی مدینہ منورہ سے کم و بیش تین سو میل کی دوری پر دشمن کے گھر کے پاس اور ان کی سرحد میر ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں صرف احرام کی دو چادریں ان کے بدن پر ہیں اور ان کے پاس ایک ایک تلوار کے سوا کچھ نہیں جو کہ ان کے پرتلوں کے اندر بندھ تھی اور جس کی اس دور کی روایت کے مطابق زائرین کو اجازت تھی جبکہ دشمن اپنے مرکز میں اور بھر پور ساز و سامان کے ساتھ موجو تھا مگر اس سب کے باوجود اہل حق یہ سارا قافلہ بغیر کسی پس و پیش اور بدوں کسی تامل کے مرنے مارنے کے لئے اللہ کے رسول کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لئے تیار ہو گیا اس سے بڑھ کر ان کے صدف وصفا کی دلیل اور کیا ہو سکتی

ہے؟اسی کے لئے ان کو رضاء خداوندی کی سند سے نوازا گیا۔چنانچہ ارشاد فرمایا گیا **لقد رضی اللہ و عن المومنین اذ یبا یعونک تحت الشجرۃ** یعنی یقیناً اللہ راضی ہوگیا ان ایمان والوں سے جو آپ سے بیعت کر رہے تھے اس درخت کے تھے لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ حضرت عثمان کی قتل کی خبر غلط تھی اور حضرت عثمان بھی بخیر و عافیت واپس پہنچ گئے اس لئے اس بارے میں کسی جہاد و قتال کی کوئی نوبت نہ آئی اور مزید یہ کہ قریش کی طرف سے ایک وفد بھی صلح کی بات چیت کرنے کے لئے اللہ کے رسول علیہ الصلوۃ والسّلام کے کیمپ میں پہنچ گیا جس کی قیادت سہیل بن عمرو کرر ہا تھا اب قریش اپنی اس ضد سے تو ہٹ گئے تھے کہ وہ اللہ کے رسول اور ان کے ساتھیوں میں داخل ہونے ہی نہ دیں گے لیکن اپنی ناک کو بچانے کے لئے اب انہوں نے اس بات پر اصرار کیا کہ آپ اس سال واپس چلے جائیں اور آئندہ سال آپ اپنے ساتھیوں سمیت آکر عمرہ کرلیں اور اس ضمن میں کچھ اور شرائط بھی پیش کی گئیں جو کتب وحدیث وسیرت میں مذکور ہیں۔جن پر آخر کار حدیبیہ کا وہ صلح نامہ طے اور تکمیل پا گیا۔

<u>رسولؐ کی نظر میں سب سے بلند اور بالا</u>: حُدیبیہ کے اس مقام پر جو صلح نامہ طے ہوا اس میں فریقین کے درمیان طے پانے والی سب شرائط نظر بظاہر مشرکین مکہ کے حق میں نظر آرہی تھیں جس سے ظاہر ہیں نگل ہوں نزدیک یہ سب دب کر لی گئیں تھیں جس کے نتیجے میں مسلمانوں میں بالعموم سخت غم اور اضطراب کی کیفیت پائی جاتی تھی کوئی شخص ان مصلحتوں اور عواقب و نتائج کو نہیں سمجھ سکتا تھا جو مسلمانوں کے لئے زیادہ صدمے اور افسوس کا باعث تھیں وہی مشرکین مکہ کے لئے اُلٹی پڑگئیں اور مسلمانوں کے لئے بطور خاص خوشی اور مسرت کا باعث نہیں مگر اس وقت وہ اللہ کے رسوال کے سوا اور کسی کو اسطرح ذلیل شرطیں کیوں قبول کریں یہاں تک کہ حضرت عمرؓ جیسے بالغ النظر مدبر کا بھی یہ حال تھا کہ وہ کہتے ہیں کہ اسلام لانے کے بعد میرے دل میں کبھی کسی شک نے راہ نہیں پائی مگر اس موقع پر میں بھی اس سے محفوظ نہ رہ سکتا چنانچہ وہ بے چین اور مضطرب ہو کر حضرت صدیق اکبر کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ اولسنا علی حق ؟ یعنی کیا ہم حق پر نہیں اور کیا یہ لوگ کفر و شرک اور باطل پر نہیں اور کہا حضورؐ اللہ کے سچے رسول نہیں ؟ انہوں نے جواب میں فرمایا ہاں بالکل ہم حق پر ہیں اور یہ لوگ کفر و شرک پر ہیں اور اللہ کے رسولؐ یقیناً اور قطعی طور پر حق پر ہیں مگر حضورؐ جو کچھ کرتے ہیں وحی ہی کی بنیاد پر کرتے ہیں اللہ ان کو کبھی ضائع

نہیں کرے گا سو اس سے حضرت صدیق اکبر سے کئے تھے اور حضورؐ نے بھی ان کو وہی جواب دیا جو ان کو حضرت صدیق اکبر نے دیا تھا روایات کے مطابق بعد میں حضرت عمر اپنے اس رویئے اور ان سوالات پر مدتوں افسوس کرتے رہے جو انہوں نے اللہ کے رسول اور حضرت صدیق اکبر سے اس موقع پر کئے تھے اور اس کی معافی کے لئے نوافل پڑھتے اور صدقات ادا کرتے رہے کہ اللہ مجھے معاف فرما دے رضی اللہ عنہم وارضاھم اجمعین وعنا قھم وھوالرحم الراحمین صلح کی جن شرائط پر مسلمانوں کو سب سے زیادہ صدمہ اور دکھ تھا ان میں سے ایک یہ تھی کہ کفار نہ کہا تھا کہ جو شخص تم سے پھر کر ہمارے آ جائے گا اس کو ہم واپس نہیں کریں گے مگر ہم میں سے جو شخص تمہارے پاس چلا جائے تو تمہیں اس کو واپس کرنا جب کچھ حضرات اس بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم حق پر ہونے کے باوجود کفار کی یہ شرط آخر کس طرح مان لیں کہ جو شخص مرید ہو کر مدینے سے مکے آ جائے۔ **والعیاذ باللّٰہ**۔ اس کو تو یہ لوگ واپس نہیں کریں گے لیکن جو مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ آ جائے اس کو ہم واپس کر دیں تو اس کے جواب میں اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ جو مدینے سے واپس ہو کر مشرکین سے مل گیا وہ ہمارے کس کام کا؟ اس کو انہی کے ساتھ ہونا چاہیے اور جو مکے سے صدق دل سے ایمان لا کر ہمارے پاس آیا اور ہم نے اس کو واپس کر دیا تو اس کے لئے اللہ اس کے صدق والاخلاص کے نتیجے میں ضرور کوئی راستہ پیدا فرما دے گا۔

<u>وفاءِ عہد کی ایک تابناک مثال</u>: ادھر عین اسی وقت جب صلح کا معاہدہ لکھا جا رہا تھا قریش کے وفد کے سربراہ سہیل بن عمرو کے اپنے صاحبزادے جو اسلام لا چکے تھے اور کفار نے ان کو قید کر رکھا تھا وہ کسی طرح ان کی قید سے نکل کر بیڑیوں میں جکڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گئے ان کے جسم پر تشدد کے نشانات بھی تھے جو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچ عرض کیا کہ مجھے اس ظلم و ستم سے نجات دلائی جائے اس ظلم و ستم کو دیکھ حضرت صحابہ کرام سے ضبط کرنا مشکل ہو گیا اور ابھی چونکہ صلح نامے کی نامے کی تحریر مکمل نہیں ہوئی تھی اسی لئے ان کیلئے گنجائش بھی تھی کہ ان کو اس شرط سے مستثنیٰ قرار دیا جائے مگر سہیل بن عمرو نے کہا کہ صلح نامے کی تحریر اگرچہ ابھی تک مکمل نہیں ہوئی لیکن صلح کی شرائط دونوں فریقوں کے درمیان زبانی کلامی طور پر مکمل ہو چکی ہیں۔ اس لئے میرے اس لڑکے کو میرے حوالے کیا جائے تو حضرت نبی معصوم علیہ

الصّلوٰۃ والسّلام نے اس کی اس حجت کو تسلیم کرتے ہوئے ابو جندل کو اس مظلومانہ حالت میں ان ظالموں کے حوالے کر دیا جا گیا جو ظاہر ہے کہ حضرات صحابہ کرامؓ کے لئے بڑا ہی مشکل مرحلہ تھا، مگر اللہ کے رسول علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ایفاءِ عہد کی خاطر اس کو برداشت کر لیا جو ظاہر ہے وفاءِ عہد کی ایک بڑی تابناک اور نادر مثال تھی۔

<u>**قریش کی ظالمانہ شرط کا نتیجہ خود ان کے خلاف اور مسلمانوں کے حق میں**</u>: صلح حدیبیہ کی طرف کفار نے جو ظالمانہ اور ایک طرفہ قسم کی متکبرانہ شرائط پیش کی گئی تھیں ان میں سے ایک شرط جو مسلمانوں کے لئے سب سے زیادہ دکھ اور صدمے کا باعث تھی وہ یہ تھی کہ جو کوئی مدینے سے مکے آ جائے اس کو ہم واپس نہیں کریں گے لیکن اس کے برعکس جو مکے سے مدینے چلا جائے اس کو تمہیں واپس کرنا ہوگا سو حضورؐ نے تو اس کو مان لیا تھا لیکن عام مسلمانوں کے لئے یہ سب سے زیادہ دکھ دہ اور اذیت ناک تھی مگر کچھ ہی بعد اس کا نتیجہ اور انجام کفار کے خلاف اور مسلمانوں کے حق میں ظاہر ہوا اور ایسا اور اسقدر کہ کفار نے اس کے بارے میں خود اذیت باعث بن گئی ، ۔اس لئے آپ از راہ کرم اس سے ہماری جان چھڑائیں یہ اسطرح حدیبیہ کے اس معاہدہ کے کچھ ہی عرصہ بعد قریش کے ایک نوجوان ابوبصیر مسلمان ہو کر مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ پہنچ گئے جس پر قریش نے معاہدہ کے مطابق ان کی واپسی کا مطالبہ کر دیا اور ان کو واپس لانے کے لئے دو آدمیوں کو بھی مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ بھیج دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاہدہ کی پاسداری میں ابوبصیر کو ان دونوں نمائندوں کے ہمراہ واپس بھجوا دیا۔ راستے میں کسی مقام پر ابوبصیر نے اپنی ایمانی غیرت وبصیرت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان میں ایک کی تلوار لے کر اس کو قتل کر دیا اور دوسرا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا آپ نے تو معاہدہ کی پاسداری سے متعلق اپنی ذمہ داری کو پورا کر دیا اب میں خود ان سے جان چھڑا کر واپس پہنچ گیا ہوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ویل لامہ مسعر وحرب یعنی اس کی ماں کی ہلاکت یہ جنگ کی آگ بھڑکانے لگا ہے اتنے میں ابوبصیر کی تلوار سے بچ جانے والا۔ وہ کافر جو مکہ مکرمہ سے آپ کو لینے آیا تھا وہ بھی بھاگ کر مدینہ پہنچ گیا اور اس نے آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پورا ماجرا کہہ سنایا۔ ابوبصیرؓ اپنی کاروائی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شدید ردعمل دیکھ چکے تھے اس لئے وہ چپکے سے وہاں سے نکل گئے اور واپس مکہ مکرمہ جانے کی بجائے ''سیف البحر'' کے مقام پر ڈیرہ لگا لیا۔ یہ مقام مکہ مکرمہ سے شام جانے والے تجارتی

قافلوں کی گزر گاہ پر واقع تھا کچھ دنوں بعد حضرت ابو جندل بھی کسی طرح جان بچا کر کفار قریش کی قید و بند سے نکل کر وہاں پہنچ گئے جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلح حدیبیہ کے موقع پر سہیل بن عمرو کے ساتھ پا بجولاں واپس کر دیا تھا اس کے بعد یہ ایک معمول بن گیا کہ جو بھی ایمان لا کر مکہ مکرمہ سے باہر نکل جاتا وہ مدینہ منورہ کے بجائے یہیں پہنچ جاتا اور حضرت ابو بصیرؓ کے ساتھ ان کے اس کیمپ میں قیام پذیر ہو جاتا اس طرح رفتہ رفتہ ان حضرات کی تعداد ستر تک پہنچ گئی اور بعض روایات کے مطابق ان کی تعداد تین سو تک ہو گئی سو ان حضرات نے مکہ مکرمہ سے آنے اور وہاں جانے والے کفار قریش اور دشمنانِ اسلام کو روک کر ان کا ساز و سامان چھیننا شروع کر دیا۔ اسی دوران روران روایات کے مطابق کفار کے کچھ افراد ان کے ہاتھوں قتل بھی ہوئے ظالمانہ اور متکبرانہ شرط کے ہاتھوں اس بر طرح پھنس کر اور اُلجھ کر رہ گئے کہ اللہ کے رسولؐ کے حضور ہوتے ہیں کفار قریش اگرچہ اس رعایت کے حقدار نہیں تھے کیونکہ یہ ان کی اپنی ہی عائد کردہ شرط کا منطقی انجام اور طبعی نتیجہ تھا اور اللہ کے رسولؐ نے انہی لوگوں کے ظالمانہ مطالبے پر ان کے ظلم و جبر سے بھاگ آنے والے اپنے مخلص ساتھیوں کو ڈانٹ پلائی تھی اور ان کو اپنے یہاں سے واپس کیا تھا سو انہوں نے مدینہ منورہ سے واپس ہو کر سیف البحر کے جس مقام پر یہ گوریلا کیمپ قائم کیا تھا وہ ایک ایسے آزاد علاقے میں واقع تھا جس پر نہ اللہ کے رسول علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی کوئی عملداری تھی اور نہ آپؐ کے بارے میں کوئی ذمہ داری مگر اس کے باوجود جب کفار قریش کے وفد نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس بارے میں اپنی مجبوری بے بسی اور عاجزی پر مبنی درخواست پیش کی ازراہ کرم اس کیمپ کو اٹھوا دیجئے ہم اپنی یہ شرط واپس لیتے ہیں تو اللہ کے نبیؐ نے اپنی شان رحمت سے نام لیتے ہوئے قریش کی اس درخواست اور پیشکش کو قبول فرما لیا اور ابو بصیر کو خط بھجوایا کہ ان کو صلح حدیبیہ اور اس کے معاہدے کی جس شق کی وجہ سے پریشانی تھی وہ اب ختم کر دی گئی ہے اس لئے آپ ان احتجاجی کیمپ ختم کر کے مدینہ منورہ آ جائیں اب آپ کو قبول کر لیا جائے گا روایات میں وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ گرامی نامہ جب ابو بصیرؓ کو پہنچا تو آپؓ نے اپنے ساتھیوں کو جمع کر کے سنایا لیکن قدرت کا کرنا یہ ہوا کہ ابھی آپؓ جو خط پڑھ رہے تھے کہ اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے آپؓ کا انتقال ہو گیا اور آپؓ نے اللہ کے رسولؐ کا نامہ مبارک ہاتھ میں لئے اپنی جان جان آفریں کے حوالے کر دی ان کی تجہیز و تکفین سے فارغ ہونے کے بعد حضرت ابو

جندلؓ نے اور باقی ساتھی اپنے اپنے محفوظ ٹھکانوں کی طرف چلے گئے سوان واقعات سے واضح ہوجاتا ہے کہ ایمان ویقین کی قوت کتنی عظیم الشان مبارک ومسعود اور انقلاب آفریں قوت ہے جو آخرت کی ابدی اور حقیقی کامیابی سے پہلے انسان کو اس دنیا میں بھی طرح طرح کی سعادتوں اور سرخروئی سے سرفراز کرتی ہے۔ فالحمدلله الذی شرفنا هنده النعمة العظمی و المنه الکبری الایمان و الیقین اللهم فزدنا منه و ثبتنا علیه یا ذالجلال والاکرام یا من بیده ملکوه کل شئی و هویجیر و یجار علیه۔

سوالات انٹرنیٹ ایکسپرٹ سے

سوال:

کیا سمارٹ فونز وائرس اور مالویئرز سے متاثر ہو سکتے ہیں؟ اور ان سے محفوظ رہنے کے لئے کچھ مفید مشورے بھی درکار ہیں۔ ملک محمد فراز، کراچی۔

جواب:

وائرس اور مال ویئرز کا عام طور پر نشانہ کمپیوٹرز ہی رہا، کیوں کہ کمپیوٹر میں موجود آپریٹنگ سسٹم میں انہیں انسٹالیشن میں مسئلہ نہیں ہوتا ہے اور یہ بذریعہ انٹرنیٹ یا کمپیوٹر سے منسلک کسی بھی دوسرے آلے جیسا کہ یو ایس بی وغیرہ کے راستے انتہائی خفیہ طریقے سے آسانی کے ساتھ کسی بھی کمپیوٹر میں انسٹال ہو کر اپنا کام کرتا ہے شروع کے عام موبائل فونز میں تو یہ بات نہیں تھی کیوں کہ ان کا آپریٹنگ سسٹم اس طور پر ڈیزائن تھا کہ ان میں کوئی دوسری چیز انسٹال نہیں ہو سکتی تھی لیکن فی زمانہ جو سمارٹ فون چل رہے ہیں اور پھر ان کے آپریٹنگ سسٹم کا اس طرز پر ڈیزائننگ کہ جس میں دوسری چیزیں انسٹال ہو سکتی ہیں تو عوامی سطح پر سمارٹ فونز کی بڑھتی ہوئی مقبولیت اور سمارٹ فون کے حساس ذاتی ڈیٹا کے حامل ہونے کی وجہ سے اس بات کے امکانات پیدا ہو چکے ہیں کہ یہ بھی کمپیوٹرز کی طرح وائرس اور مالویئر سے متاثر ہو سکیں

اب یہاں پر یہ سوال پیدا ہوتا کہ سمارٹ فون کس طرح وائرس اور مال ویئرز سے متاثر ہو سکتے ہیں؟

سمارٹ فونز کے وائرس اور مال ویئرز سے متاثر ہونے کا سب سے اہم سبب غیر معیاری، غیر تصدیق شدہ اور

موڈیفائیڈ ایپس کا استعمال ہے۔ای میل اٹیچ منٹس بھی سمارٹ فون کے وائرس سے متاثر ہونے کا ایک سبب ہوسکتا ہے۔ان اٹیچ منٹس میں ہر قسم کی فائل ٹائپ شامل ہوسکتی ہیں ۔جبکہ ایس ایم ایس پر موصول ہونے والے لنکس پر کلک کرنے میں بھی بے انتہاء احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے بالخصوص انجان افراد کی جانب سے بھیجی جانے والے ای میلز یا ایس ایم ایس اوران میں موجود اٹیچ منٹس یا لنکس وغیرہ جن پر تو کلک کرنے سے گریز ہی کرنا چاہئے

اپنے سمارٹ فونز کو وائرسز اور مال ویئرز سے کس طرح محفوظ رکھیں؟

ہمیشہ معیاری اور تصدیق شدہ ایپس انسٹال کریں ،کوشش کریں کہ ایپس ہمیشہ گوگل پلے اسٹور سے ہی ڈاؤن لوڈ کریں کیونکہ گوگل پلے اسٹور پر صرف تصدیق شدہ ایپس ہی ڈاؤن کے لئے دستیاب ہوتی ہیں ۔اگر کبھی اشد ضرورت کے تحت کسی غیر تصدیق شدہ کے ذریعے یہ ایپس ڈاؤن لوڈ یا انسٹال کرنی ہوتو بھی کسی مشہور ویب سائیٹ سے ہی ڈاؤن لوڈ کریں

کسی بالکل انجان قسم کی ویب سائیٹ کو قطعی طور پر استعمال نہ کریں، اسی طرح موڈیفائیڈ ایپس سے بھی حتی الامکان اجتناب کریں بالخصوص وہ احباب جو آپریٹنگ سسٹم کو صرف استعمال ہی کر سکتے ہیں وہ نہ تو انجان اور نا قابل اعتبار ذرائع سے ایپ ڈاؤن لوڈ کریں اور نہ ہی موڈیفائیڈ ایپس استعمال کریں۔

اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی خیال رکھیں کہ کبھی اپنے سمارٹ فون کو روٹ نہ کروائیں ، کیونکہ اس صورت میں سمارٹ فون کا آپریٹنگ سسٹم کسی بھی وائرس اور مال ویئر کے لئے اوپن ہو جاتا ہے، البتہ اشد ضرورت کی صورت میں اپریٹنگ سسٹم سے واقفیت رکھنے والے افراد اس سہولت سے مستفید ہو سکتے ہیں

مزید برآں آپ اپنے سمارٹ فون میں اینٹی وائرس اور اینٹی مال ویئر پروگرامز بھی انسٹال کریں ،اس حوالے سے اے وی جی، ای ایس ای ٹی اور دیگر کئی مشہور اداروں کے پروگرامز بھی دستیاب ہیں

پانچ منٹ میں چارج ہونے والی بیٹری

سٹارٹ اپ(STARTUP) نامی ایک کمپنی نے فلیش بیٹری(FlashBattery) کے نام سے ایک ایسی بیٹری تیاری کی ہے جوصرف پانچ منٹ میں فل چارج ہوا کرے گی بیٹریز کی تاریخ میں یہ اب تک کی سب سے تیز چارج ہونے والی بیٹری ہوگی

کیوں کہ اس سے پہلے اتنی تیزی سے چارج ہونے والی بیٹری نہیں بنائی گئی ہے اس بیٹری کا مارکیٹ میں آنے کے بعد ایک سیل فون یوزر کو پہلے کے مقابلے میں کم وقت میں بیٹری چارج ملے گی پھر پاکستان جیسے مما لک جہاں لوڈشیڈنگ اور بجلی خرابی کا سامنا رہتا ہے تو ایسے مما لک میں اس کا بڑا فائدہ ہوگا

اس کی باقاعدہ تجارتی پیمانے پر پیداوار تو ابھی شروع نہیں ہوئی ہے لیکن شنید ہے کہ سال دو ہزار اٹھارہ میں شروع ہو جائے گی۔یوں پھر یہ بیٹری ہر ایک کی دسترس میں آجائے گی

اس بیٹری کی تیزی سے چارج ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں خاص قسم کے کرسٹل نصب ہیں جو دو نینو میٹر چوڑے ہیں یہ کرسٹل کسی بھی بیٹری کی افادیت دس گنا بڑھا سکتے ہیں۔

جبکہ الیکٹروڈ کے ایک کنارے پر رہتے ہوئے کرسٹل بجلی جمع کرنے والے کیپسٹر کی طرح کام کرتا ہے۔دوسرے سرے پر کرسٹل بیٹری کے لیتھیئم (Lithium) والے حصے میں بہت تیزی سے چارج بھیجتا ہے اور اس طرح کسی بھی فون کی بیٹری صرف پانچ منٹ میں چارج کی جاسکتی ہے۔فلیش بیٹری میں نامیاتی مرکبات کو نینومٹیریلز کے ساتھ ملایا جاتا ہے اور روایتی طریقے کی بجائے یہ بہت تیزی سے چارج ہوتی ہے۔

اس بیٹری کی ویڈیو دیکھنے اور مزید معلومات کے لیے وزٹ کریں

https://www.store-dot.com/

میک ایفی کلاؤڈ اینٹی وائرس

انٹی وائرس استعمال کرنے والا ہر کمپیوٹر یوزر اس بات کو اچھی طرح جانتا ہے کہ کمپیوٹر میں انٹی وائرس کے استعمال سے سسٹم کی سپیڈ سلو اور ہارڈ ہر وقت مصروف رہتی ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ اینٹی وائرس کے اپڈیٹ ہونے سے تو کمپیوٹر اور بھی سلو ہو جاتا ہے اور فی زمانہ انٹی وائرس اس قدر ہیوی پروگرام بنتے جا رہے ہیں، کہ اب تو ایک لو سپیکس والا سسٹم انٹی وائرس کی وجہ سے ہر وقت ہینگ رہتا ہے

یہی وجہ ہے کہ ایک عام یوزر اس کے استعمال سے سائڈ ہی مارتا ہے انھیں وجوہات کی وجہ سے اب اینٹی وائرس بنانے والی کمپنیاں بھی اپنے انٹی وائرس پروگرامز کو کلاؤڈ سروس کیذریعے ہی پرووائڈ کرتی ہے کیوں کہ اس صورت میں انٹی وائرس پروگرامز سسٹم پرنہیں بلکہ کلاؤڈ سروسز پر چلتے ہیں اور اس کی وجہ سے نہ سسٹم پر لوڈ پڑتا ہے اور نا ہی ہارڈ ڈسک ہر وقت مصروف رہتی ہے کلاؤڈ سروسز کے ذریعے چلنے والے انٹی وائرسز پروگرامز پرووائڈ کرنے والی کمپنیوں کی اگر بات کی جائے تو ان میں میک ایفی کلاؤڈ اینٹی وائرس

McAfee Cloud Anti Virus

کا ذکر نہ کرنا انصاف نہ ہوگا کیوں کہ اس کمپنی کا میک ایفی انٹی وائرس کا حجم دو ایم بی ہے۔ البتہ ڈاؤن لوڈنگ اور انسٹالیشن کے وقت کچھا ایکسٹرا ڈیٹا کے ساتھ ہوگا لیکن عام اینٹی وائرس کے مقابلے میں یہ ڈیٹا بہت کم ہوگا۔انسٹالیشن کے بعد اس انٹی وائرس کا صرف آئی کن سسٹم ٹرے میں موجود رہے گا اور اس کا باقی ڈیٹا کلاؤڈ سروسز کے ذریعے کام کریگا یعنی اس کا چھوٹا سا پروگرام سسٹم کی نگرانی کرے گا اور جیسے ہی اسے کسی فائل پر وائرس کا شبہ ہوگا یہ اسے نوٹ کر کے اپنی کلاؤڈ سروس کو بھیج دیگا، وہاں اس مشکوک فائل کا موازنہ وائرس سے کیا جائے گا۔

اگر تو وہ واقعی وائرس ہوا تو کلاؤڈ سروس میں موجود پروگرام پی سی میں موجود پروگرام کو ہدایت دے گا کہ فوراً اس فائل کو

کیچ کر دے چنانچہ سسٹم میں موجود پروگرام اس فائل کو کیچ کر کے اس وائرس کو ختم کر دیگا یہی وجہ ہے کہ یہ انٹی وائرس عام انٹی وائرسز سے بہت بہتر ہے اس سے نہ سسٹم پر لوڈ پڑتا ہے اور نا ہی ہارڈ ڈسک ہر وقت مصروف رہنے کی وجہ سے لوڈ رہتی ہے اور کام بھی عام انٹی وائرس سے بہتر کرتا ہے

اس کے علاوہ اس اینٹی وائرس کے اپڈیٹ ہونے کی وجہ سے عام انٹی وائرس کے مقابلے میں سسٹم پر بھی لوڈ نہیں پڑتا ہے کیوں کہ کلاؤڈ سروس آپ کے سسٹم میں موجود نہیں ہوتی اور اس کے ساتھ رابطہ بذریعہ انٹرنیٹ کیا جاتا ہے یہاں پر یہ بات ضرور ذہن نشین رہے کہ کلاؤڈ سروس کے ذریعے اینٹی وائرس یا دیگر کسی بھی پروگرامز کا پورا فائدہ آپ تبھی اٹھا سکتے ہیں جب کہ آپ کے ہائی سپیڈ انٹرنیٹ کی سروس موجود ہو

کیوں کہ یہ انٹی وائرس کسی بھی مشکوک سرگرمی کی صورت میں اپنی کلاؤڈ سروس سے رابطہ کرتا ہے ، ایک عام اینٹی وائرس کی طرح اس سے اپنا سسٹم بھی سکین کیا جاسکتا ہے اگر چہ یہاں انٹی وائرس کلاؤڈ سروس کے ذریعے پرووائڈ کیا جاتا ہے لیکن ہوتا تو انٹی وائرس ہے تو جو کام ایک عام انٹی وائرس کرتا ہے وہ سارے کام یہ انٹی وائرس بھی کرتا ہے بس فرق اتنا ہے کہ ایک عام انٹی وائرس کے مقابلے میں یہ انٹی وائرس سسٹم کے بجائے کلاؤڈ سروس پر چلتا ہے

پکسل ہیلر

پچھلے شمارے میں ہم نے جس سافٹ وئیر کے بارے میں بتایا تھا وہ سافٹ ویئر ایسا تھا کہ اس کی مدد سے ایل سی ڈی یا ایل ای ڈی میں ڈیڈ پکسل کا پتہ چلایا جاسکتا ہے اس شمارے میں ہم ڈیڈ پکسل کو رپیئر کرنے والے سافٹ ویئر کے بارے میں بتائیں گے اس سافٹ ویئر کا نام ہے

PixelHealer

" پکسل ہیلر " ایل سی ڈی اور ٹی ایف ایس اسکرین کے ڈیڈ سیل کو ٹھیک کرنے میں آپ کی مدد کرتا ہے، اس سافٹ ویئر کی مدد سے آپ اپنے لیپ ٹاپ ، ڈسک ٹاپ ، مانیٹرز اور ٹیبلٹ سکرین کے ڈیڈ ، ناکارہ اور ہاٹ پکسلز کو دوبارہ کارآمد بنا سکتے ہیں بس کرنا یہ ہے پہلے "انجرڈ پکسل" کے پورٹیبل ورژن سافٹ ویئر کو استعمال کرکے متاثرہ سکرین کو چیک کریں اور سکرین میں جہاں "ڈیڈ پکسلز" ہیں اس کو اوپر سے مارکر کی مدد سے مارک کریں

اسکے بعد " پکسل ہیلر " ڈاؤن لوڈ کریں یہ پورٹ ایبل ہوتا ہے لہذا اس میں انسٹالیشن کی ضرورت نہیں ہے بنا انسٹال کے اسے رن کریں۔ " پکسل ہیلر " ورکنگ کے دوران دو عدد ونڈوز اوپن کرتا ہے ایک قدرے چھوٹی اور سرخ رنگ کی ریپیئر ونڈو کہلاتی ہے اور دوسری قدرے بڑی سیٹنگ ونڈو کہلاتی ہے جس میں بہت سی سیٹنگ آپشنز مع انفارمیشن موجود ہیں۔

تو متاثرہ ایل سی ڈی یا ایل ای ڈی کے ڈیڈ پکسلز کا جائزہ لیں اور پھر سٹارٹ فلیشنگ پر کلک کردیں " پکسل ہیلر " پہلے سے آزمودہ فلیشنگ میتھڈ استعمال کرتے ہوئے ناکارہ پکسلز کو کارآمد بناتا ہے لہذا ریپیئرنگ پراسس کو مکمل ہونے دیں۔ اسکے بعد سکرین کو دوبارہ سے چیک کریں کہ مارک شدہ ناکارہ پکسلز کس حد تک درست ہوئے ہیں، حسب ضرورت یہ سارا عمل دو سے تین بار دہرایا جاسکتا ہے۔

" پکسل ہیلر " کا انٹرفیس اور استعمال کا طریقہ بہت آسان ہے، ریپیئر ونڈو کا سائز تبدیل کرنے کے لئے ماؤس یا ٹچ

سکرین پر انگلیوں کی مدد لی جاسکتی ہے، جبکہ سیٹنگ آپشن سے فلیشنگ ونڈو کا رنگ ،فلیشنگ کے درمیان کا وقفہ اور خود کار ایپ کلوز کرنے کے آپشن سمیت کئی مفید آپشنز کا استعمال کیا جاسکتا ہے پروگرام کے رن ہونے پر سیٹنگ ونڈو از خود اوپن ہو جاتی ہے جسے بند کرنے کے لئے کلوز سیٹنگ بٹن پر کلک کرنا پڑے گا جبکہ اسے دوبارہ سے اوپن کرنے کے لئے فلیشنگ ریپئیر ونڈو پر رائیٹ کلک کریں یا ریپئیر ونڈو پر ایکٹیو حالت میں سکیپ کا بٹن دبا دیں یا" پکسل ہیلر" کا پروگرام دوبارہ سٹارٹ کرلیں۔

یاد رہے کہ سافٹ ویئر کے تھرو پکسل ریپئیر نگ شروع کرنے سے پہلے آپ کے سیاہ عینکیں ہونی چاہئے یا عینکیں نہ ہونے کی صورت میں سکرین کی طرف دیکھنے سے گریز کریں

ذیل میں اس سافٹ ویئر کے سیٹنگ کے بارے میں کچھ معلومات دی جائیگی

The Menu

پروگرام مینو

پکسل سیٹنگ ونڈو سے ڈیڈ پکسل کے ریپئیر پرسس کو کنٹرول کیا جاسکتا ہے

Start Flashing/Stop Flashing

فلیشنگ کو سٹارٹ یا سٹاپ کرنا

سٹارٹ فلیش کے بٹن پر کلک کرنے سے ڈیڈ پکسلو کی ریپئیر نگ کا عمل شروع ہو جاتا ہے اور اسی بٹن پر فلیش کو روکنے کے لئے سٹاپ فلیشنگ نمودار ہو جاتا ہے جسے دبا کر آپ فلیش کو پازکر سکتے ہیں

Flashing Interval

فلیشنگ کا درمیانی وقفہ

فلیشنگ انٹرویل ٹریک بار کو استعمال کرتے ہوئے فلیشنگ کی سپیڈ بھی تبدیل کی جاسکتی ہے۔دس ملی سیکنڈ ز فلیشنگ کی ڈیفالٹ سپیڈ ہے۔آپ اسے حسب ضرورت تبدیل کر سکتے ہیں اور جو اسپیڈ آپ کو سب سے اچھا رزلٹ دے آپ مستقبل میں وہی سپیڈ استعمال کر سکتے ہیں

Flashing Window Position and Size

فلیشنگ ونڈو کی پوزیشن اور سائز

فلیشنگ ریپئیر ونڈو کی سائز فیلڈ میں کوئی بھی ویلیو لکھ کر فلیشنگ ریپئیر ونڈو کا سائز اور پوزیشن تبدیل کیا جاسکتا ہے اس کے

ساتھ ساتھ اگر آپ چاہیں تو پہلے سے منتخب کردہ سائز بھی استعمال کر سکتے ہیں

Always On Top

سب سے اوپر

اس آپشن کو منتخب کر کے آپ پکسل ہیلو رپیئر ونڈو کو تمام پروگرامز سے اوپر رکھ سکتے ہیں جو کہ آپ کو رپیئر پراسس کو جاری رکھنے میں مدد فراہم کرے گا

Automatically Close After

خودکار بندش

اس آپشن کے زریعے آپ پروگرام کو ہدایت دے سکتے ہیں کہ پراسس مکمل ہونے کے بعد یا ایک مخصوص وقت کے بعد پروگرام ازخود بند ہو جائے

Flashing Colors

فلیشنگ اسکرین کے رنگ

اس آپشن کے زریعے آپ یہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ فلیشنگ کے دوران کون سا رنگ ڈسپلے ہوگا، آپ اسٹینڈرڈ آر جی بی یعنی سیاہ، سفید، سرخ، ہرا اور نیلا رنگ منتخب کر سکتے ہیں۔ اس پر مزید کہ آپ اپنی مرضی کے رنگوں کا بھی انتخاب کر سکتے ہیں جبکہ بائے ڈیفالٹ اسٹینڈرڈ آر جی بی کلر پہلے سے منتخب شدہ ہوتے ہیں

Close Settings

سیٹنگ ونڈو بند کرنا

اس بٹن کی مدد سے آپ سیٹنگ ونڈو کو بند کر سکتے ہیں تاہم فلیشنگ وندو کو آن رہنے دینا چاہیئے

Close PixelHealer

پروگرام کو بند کرنا

اس بٹن کو کلک کر کے آپ پکسل ہیلو پروگرام کو مکمل طور پر بند کر سکتے ہیں

سمارٹ فون ایکسٹرا فائلز کلینز ایپس

ایپس اور آپریٹنگ سسٹم کے اپڈیٹ ہونے کی وجہ سے سمارٹ فونز کا ہر گذرتے دن کے ساتھ سلو ہو جانا عام سی بات ہے اور پھر فون میموری میں ایکسٹرا فائلز کی وجہ سے سپیس کم ہونا جانا اور سپیس کم ہونے کی وجہ سے فون کا سست چلنا، اس کا اب ہر سمارٹ فون یوزر کو سامنا ہے

انسٹال شدہ ایپس کا لوڈ ہو یا انٹرنیٹ استعمال کی وجہ سے ڈاؤن لوڈ کی ہوئی فائلز ہو یا ان انسٹال شدہ ایپس کا بیک اپ ہو آسان لفظوں میں سمارٹ فون کی صاف صفائی کرنی ہوتا کہ سمارٹ فون کی تیز رفتاری برقرار رہے اور اس کی سپیڈ پر کوئی فرق نہ پڑے

تو ایک ایسی ایپ کا استعمال ضرور کریں جو اوپر ذکر دہ چیزوں کی صفائی کریں اس حوالے سے کئی ایپس موجود ہیں اور ان میں ہر ایک دوسرے سے بہتر ہے لیکن آج ہم صرف دو ایپس کا ذکر کریں گے باقی کا ذکر انشاء اللہ اگلے شماروں میں کریں گے

پہلی ایپ کا نام ہے

Clean Master

اور دوسری کا نام ہے

Droid Optimizer

یہ دونوں ایپ اس کام میں بہت ہی بہترین ہے تو اگر آپ اپنے سمارٹ فون کی سپیڈ کے حوالے سے پریشان ہے یا

آپ کا سمارٹ فون بیٹری زیادہ خرچ کرتا ہے(کیوں کہ اگر آپ کے سمارٹ فون میں ایکسٹرا فائلز موجود ہیں تو اس سے بیٹری لائف بھی خراب رہتی ہے)

تو ان دونوں میں سے کسی ایک ایپ کا استعمال ضروری کریں

استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ پلے سٹور سرچ باکس میں ان دونوں میں سے کسی ایک ایپ کا نام لکھیں اور اس کے بعد ڈاؤن لوڈ کے ٹیب پر کلک کریں ،ایپ تھوڑی دیر میں ڈاؤن لوڈ ہوکر انسٹال ہو جائیگی

انسٹال کے بعد اسے رن کریں اور کچھ ہی دیر میں یہ فون کو سکین کر کے تمام فائلز ایک جمع کر لیگی

اس کے بعد کلین کا ٹیب شو ہوگا ٹیب پر کر کے تمام غیر ضروری فائلز کو ختم کریں

اسی طرح آپ کا سمارٹ فون غیر ضروری فائلز سے چھٹکارا پا کر اصلی حالت پر واپس آ جائیگا

ٹروکالر

"آپ کون ہو؟

کیوں کال کرتے ہو؟

کیا مسئلہ ہے ہے؟

اس قسم کے سوالات ہراس مرد اور عورت کی زبان پر ہوتے ہیں جسے کسی نا معلوم نمبر سے کوئی بار بار کال کر کے تنگ کرتا ہو اور بعض تنگ کرنے والے تو اتنے ڈھیٹ اور فارغ ہوتے ہیں کہ وہ کال پر کال کرتے رہتے ہیں۔ ایسے میں متاثرہ مرد اور عورت کے دل میں ایک ہی خواہش ہوتی ہے کہ کاش کسی طرح کال کرنے والے کا نام پتہ چل جائے کیوں کہ بعض اوقات تنگ کرنے والا کوئی قریبی بھی ہوتا ہے ایسے میں اگر نام پتہ چلے تو پھر ایسے بندے کو ٹریس کرنے میں بہت آسانی ہوتی ہے

لیکن اب سوال یہ پیدا ہوگا کہ نام کا کیسے پتہ چلا جائے کیوں کہ عام طور پر لوگوں کے ذہن میں یہی ہے کہ نام کی معلومات صرف کمپنی سے ممکن ہے اور کمپنی سوائے نمبر مالک کے کسی کو نام نہیں بتاتی ہے جبکہ حقیقت یہ ہے موجودہ زمانے میں نام کا پتہ اینڈ رائیڈ ایپس اور براؤزر ایکسٹینشنز کے تھرو بھی معلوم ہو جاتا ہے یوں تو اس کام کے لیے بہت سارے اینڈ رائیڈ ایپس، براؤزر ایکسٹینشنز اور ویب سائٹس موجود ہیں لیکن ایپس میں سے سب سے بہتر ایپ

Truecaller

ہے یہ ایپ سویڈش کمپنی کی بنائی ہوئی ہے اس کمپنی کا کہنا ہے کہ یہ ایپ : گلوبل فون ڈائریکٹری: ہے جس کے پاس کئی ممالک کے فون نمبرز کا بہت بڑا ڈیٹا بیس موجود ہے یہ تمام نمبرز انھوں نے انٹرنیٹ سے لینے کا دعوی کیا ہے چونکہ ہر سیل فون یوزر اپنے جاننے والوں کے نام اپنی فون بک میموری میں اصلی نام کے ساتھ محفوظ کرتا ہے

اور موجودہ دور میں ہر دس میں سے آٹھ یوزر کے پاس سمارٹ فونز ہوتے ہیں اور ہر سمارٹ فون کی فون بک میموری اینڈ رائیڈ وغیرہ آپریٹنگ سسٹم کی وجہ سے آن لائن بھی کنکٹ ہوسکتی ہے اور بہت سارے یوزر اپنی فون بک میموری کو محفوظ

کرنے کے لیے اسے آن لائن کنکٹ کرتے ہیں تو انہوں نے وہاں سے یہ ڈیٹا لیا ہے مگر بعض ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ ایپ انسٹال ہوتے ہی آپ کی پوری کی پوری فون بک میموری اپنے سرور پر اپ لوڈ کر دیتی ہے یہی وجہ ہے کہ آج ٹرو کالر واقعی ایک بہت بڑی: گلوبل فون ڈائریکٹری: بن چکی ہے۔

جو آپ کے سیل فون کی فون بک کو کچھ سمارٹ فیچرز کے ساتھ زیادہ ذہین اور کارآمد بناتی ہے یہ ایپ ان نامعلوم کال کرنے والوں کی شناخت میں مدد دیتی ہے جن کا ماقبل میں ذکر کیا گیا ہے اس کے علاوہ یہ ایپ ناپسندیدہ کالز کو بلاک بھی کرتی ہے اور اس میں آپ کوئی بھی نمبر سرچ کر کے اس نمبر والے کا نام پتہ کر سکتے ہیں

اس ایپ کے متعلق جو ضروری تفصیل تھی وہ ہم نے آپ کے سامنے رکھدیں، اسے اگر آپ استعمال کرنا چاہتے ہیں تو استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے اینڈرائیڈ پلے سٹور میں ٹائپ کریں

Truecaller

اس کے بعد اسے ڈاؤن لوڈ کر کے انسٹال ہونے دیں، انسٹالیشن کے بعد اس میں اکاؤنٹ بنوائے اور اکاؤنٹ کے بعد اسے استعمال کریں

مزید معلومات کے لیے ایپ مینول پڑھنا نہ بھولیے

الیکٹرونکس ریپئرنگ



1 سولڈرنگ آئرن
2 سٹینڈ بیس
3 بٹ کلینر
4 سولڈر وائر
5 میگنی فائر سٹیشن
6 ریسولڈ پمپ
7 سکریوڈرائیور
8 ملٹی میٹر
9 پاور سپلائی
10 ہیٹ گن
11 ہیٹ گن

تصویر میں جو "ٹولز" نظر آرہا ہیں وہ سیل فون ،کمپیوٹر اور الیکٹرونکس ریپئرنگ میں بنیادی ضرورت کا حامل "ٹولز" ہیں اس کے علاوہ بھی کچھ "ٹولز" ہیں جو ریپئرنگ میں کام آتے ہیں مثلاً پلاس یا پلیس کی کچھ قسمیں ، ٹیوزر، کاربن کلینز ، بٹ فوم ،ایل کیز ، پے ہینڈ ٹولز اور ہیٹ گن کی کچھ اور قسمیں بھی ہیں جن کی ریپئرنگ میں بہت ضرورت رہتی ہے

لیکن اگر آپ کے پاس یہ "ٹولز" بھی موجود ہیں تو آپ ریپئرنگ کر سکتے ہیں یہ بات درست ہے کہ کسی ادارے سے کام سیکھے بغیر ریپئرنگ مشکل کام ہے لیکن ریپئرنگ کی ایک ایسی قسم بھی ہے جو تھوڑا بہت سدھ بدھ رکھنے والا بھی کرسکتا ہے بس تھوڑی سی بنیادی معلومات کی ضرورت ہوتی ہے آپ اگر تھوڑا بہت بھی ریپئرنگ کا سدھ بدھ رکھتے ہیں

تو ہمارا یہ مضمون آپ کے لیے بہت فائدہ مند ہوسکتا ہے اور اگر آپ مستقل کام سیکھنا چاہتے ہیں تو کسی ادارے میں ایڈمیشن لیکر ہمارے قسط وار مضامین سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں ہمارے اس شمارے میں رپیئرنگ کے حوالے سے مستقل سلسلہ چلے گا جو تھیوری وائز بہت فائدہ مند رہے گا سو ضروری ہے کہ ہر ماہ کے شمارے کو ضرور پڑھیں

رپیئرنگ میں سولڈرنگ آئرن یعنی کاویہ کے ذریعے ٹانکہ لگانا آدھا ہنر ہے یہ ہنر ایک دم تو نہیں آتا ہے لیکن لگاتار کرنے سے یہ فن آجاتا ہے سو اگر آپ یہ کام سیکھنا چاہتے ہیں تو پھر ٹانکہ لگانے کا کام لگاتار کرنا ہوگا دیکھنے میں ٹانکہ لگانے کا یہ فن بظاہر بڑا آسان نظر آتا ہے لیکن ہوتا آسان نہیں ہے

سولڈر وائر

تو سب سے پہلے "سولڈر وائر" کی بات ہو جائے "سولڈر وائر" دو دھاتوں یعنی قلعی اور سکہ پر مشتمل ہوتا ہے یہ اندر سے خالی ہوتا ہے اور اس میں اندر پیسٹ بھرا ہوتا ہے جب "سولڈر وائر" کو کاویہ کے بٹ کے ساتھ لگایا جاتا ہے تو یہ پیسٹ "سولڈر وائر" کو پگھلانے میں مدد دیتا ہے اسی طرح سے "سولڈر وائر" جلدی پگھل کر آسانی سے ٹانکہ لگایا جاسکتا ہے

سولڈر وائر کے استعمال کے بعد احتیاطی تدابیر

"سولڈر وائر" کی تمام اقسام میں زہریلے مادوں پر مشتمل فلکس بھرا جاتا ہے جو نقصان دہ بھی ہوتا ہے اس لیے ضروری ہے کہ جب آپ ٹانکہ وغیرہ کے کام سے فارغ ہو جائے تو ہاتھوں کو کسی اچھے صابن سے ضرور دھویا کریں اگر آپ ایسا نہیں کریں گے تو یہ سکہ آپ کے مساموں کے ذریعے آپ کے جسم میں داخل ہوسکتا ہے جہاں یہ پوری زندگی رہے گا

اور اگر خدانخواستہ اس کی مقدار بڑھ گئی تو اس بات کا بھی امکان ہے کہ یہ سکہ جسم کے اوپری حصے یعنی دماغ کی طرف چلن کرے جس سے پھر انسان پاگل بھی ہوسکتا ہے اس لیے "سولڈر وائر" کے استعمال کے بعد ہاتھ صابن سے ضرور دھویا کریں

سولڈرنگ آئرن یعنی کاویہ

اب "سولڈرنگ آئرن" یعنی کاویہ کی بات کرتے ہیں کاویہ کا دستہ عام طور پر لکڑی یا پلاسٹک کا ہوتا ہے اس کے آگے کی طرف ایک پائپ لگا ہوتا ہے جس کے اندر ایک ایلیمنٹ لگی ہوتی ہے ایلیمنٹ عام طور پر دس واٹ سے لیکر ساٹھ واٹ تک استعمال کیجاتی ہیں سیل فون ریپیئرنگ میں تیس واٹ والی ایلیمنٹ استعمال ہوتی ہے جب کہ کمپیوٹر اور الیکٹرونکس آلات کے ریپیئرنگ میں تیس سے اوپر واٹ کی ایلیمنٹ استعمال ہوتی ہے

اس ایلیمنٹ میں ایک بٹ لگی ہوتی ہے جو کاپر کی بنی ہوتی ہے اور اس کے اوپر دھات لگی ہوتی ہے کاویہ کا کام ہے ٹانکہ لگانا، ٹانکہ ری سولڈ کرنا

جب یہ بجلی کے ساتھ کنکٹ کر دیا جائے تو اس کی ایلیمنٹ گرم ہونا شروع ہوتی ہے اور ایلیمنٹ پھر بٹ کو ہیٹ دیتی ہے جس سے بٹ گرم ہوکر سولڈر وائر کو پگھلاتی ہے اور یوں اس سے سولڈرنگ یا ری سولڈرنگ کا کام لیا جاتا ہے

کاویہ کے استعمال کے وقت احتیاطی تدابیر

جیسا کہ کاویہ کے بارے میں بتایا گیا کہ اس کی ایلیمنٹ ہی بٹ کو گرم کرتی ہے تو یہ بھی یاد رہے کہ وہ ایلیمنٹ جس پائپ میں لگی ہوتی ہے وہ پائپ بھی بہت گرم ہوتا ہے اس لیے کاویہ سے کام لیتے خود کو پائپ سے بچانا ہے اور

سولڈر وائر کو پگھلاتے وقت اس کے دھویں سے بچنا ہے ایک تو یہ ویسے بھی خطرناک ہے دوسرا اس دھویں کی وجہ سے آپ اولا دنرینہ کی صلاحیت سے محروم ہو سکتے ہیں

یہی وجہ ہے کہ بڑی بڑی کمپنیز میں سولڈرنگ کا کام عورتوں سے لیا جاتا ہے تو اس کے زہریلے دھویں سے خود کو ضرور بچائے گا۔دھویں سے بچنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اس کے لیے کمپیوٹر فین بطور ایگزاسٹ استعمال کریں اور اس فین کا رخ ایسی جگہ رکھیں جہاں سے دھویں کے واپس آنے چانس نہ ہو

جاری ہے۔۔۔

کامیاب کاروباری کیسے بناجائے

ایک غریب نوجوان نے ایک پروفیسر صاحب سے پوچھا

پروفیسر صاحب: کیامیں ایک باعزت اور بڑاکاروباری آدمی بن سکتا ہوں؟:

پروفیسر صاحب نے جواب دیا: دنیا کا ہرانسان ایک باعزت اور بڑاکاروباری آدمی بن سکتا ہے:

نوجوان نے پوچھا: کیسے:؟

پروفیسر نے جواب دیا: جب انسان کامیاب کاروباری بننے کے تین زینوں پر چلے

نوجوان نے پوچھا: وہ کونسے تین زینے ہیں:؟

پروفیسر صاحب نے قلم نکالا اور ایک کاغذ پر دائیں سے بائیں تین لکیریں لگائیں، پہلی لکیر پر محنت، محنت اور محنت لکھا، دوسری لکیر پر ایمانداری، ایمانداری اور ایمانداری لکھا اور تیسری لکیر پر صرف ایک لفظ ہنر لکھا

نوجوان پروفیسر صاحب کو چپ چاپ دیکھتا رہا، پروفیسر صاحب لکھنے کے بعد نوجوان کی طرف مڑا اور کہنے لگا

:یادرکھو آپ سمیت کوئی بھی انسان جب ان تین زینوں پر چلنا شروع کریں تو وہ کامیاب کاروباری بن سکتا ہے:

:ان میں پہلا زینہ محنت کا ہے:

آپ جو بھی ہیں، اگر آپ صبح، دوپہر اور شام تین اوقات میں محنت کر سکتے ہیں تو آپ تیس فیصد کامیاب کاروباری بن سکتے ہیں

یعنی اگر آپ کی دکان، فیکٹری، دفتر یا کھوکھا صبح سب سے پہلے کھلے اور رات کو سب سے آخر میں بند ہو، تو آپ کو کاروبار میں تیس فیصد کامیابی سے کوئی شئے نہیں روک سکتی ہے۔

پروفیسر صاحب نے مزید کہا ہمارے ارد گرد موجود نوے فیصد لوگ سست ہیں ، یہ محنت نہیں کرتے ، جب آپ محنت کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیں گے تو آپ نوے فیصد سست اور کاہل لوگوں کی فہرست سے نکل کر دس فیصد محنتی لوگوں میں آجائیں گے یعنی آپ ترقی کیلیئے اہل لوگوں میں شمار ہونے لگیں گے

دوسرا زینہ ایمانداری کا ہے اور ایمانداری چار عادتوں کا مرکب ہے

:وعدے کی پابندی:

:جھوٹ سے نفرت:

:زبان سے نکلی بات پر قائم رہنا:

:اپنی غلطی کا اعتراف کرنا:

آپ اگر محنت کے بعد ایمانداری کو اپنی زندگی کا حصہ بنالو ، وعدہ کرو تو پورا کرو ، جھوٹ نہ بولو' زبان سے اگر ایک بار بات نکل جائے تو اس پر قائم رہو اور ہمیشہ اپنی غلطی ،کوتاہی اور خامی کا آگے بڑھ کر اعتراف کرو، اگر آپ ان عادتوں کو اپنانے میں کامیاب ہو گئے ،تو سمجھیں کہ آپ ایمان دار ہو گئے

اور جب آپ ایماندار ہو گئے تو یہ یاد رکھیں کسی بھی کاروبار کی کامیابی میں ایمانداری کی شرح پچاس فیصد فیصد ہوتی ہے، تیس فیصد کامیابی کی شرح آپ نے محنت کر کے حاصل کی اور پچاس فیصد ایمان داری کے ذریعے حاصل ہو گی ترقی کے ان دو زینوں پر چڑنے کے بعد آپ اسی فیصد کامیاب کاروباری بن جائیں گے ۔اب صرف رہ گئی بیس فیصد کامیابی تو وہ آپ کو آپ کا ہنر دے گا اور ہنر کوئی بھی ہو لیکن محنت اور ایمان داری اس کے ساتھ لازمی ہونی چاہیئے جس کے بعد آپ سو فیصد ایک کامیاب کاروباری بن جائیں گے

نوجوان نے پوچھا:

پروفیسر صاحب ایک کامیاب کاروباری بننے کے لیے ہنر کی صرف بیس فیصد شرح سے تو ہنر کی حیثیت نہ ہونے کے برابر رہ گئی کیا واقع کاروبار میں ہنر کی اتنی سی حیثیت ہے :؟

پروفیسر صاحب نے کہا: اگر آپ کے پاس ہنر کی کمی ہے تو بھی آپ محنت اور ایمانداری سے اسیفیصد کامیاب ہو سکتے ہے لیکن یہ نہیں ہوسکتا آپ بے ایمان اور سست ہو اور آپ صرف ہنر کے زور پر کامیاب ہو جائے ،آپ کو ایک کامیاب

کاروباری بننے کے لیے محنت ہی سے شروع کرنا ہوگا اور ایمانداری کو اپنا اوڑھنا اور بچھونا بنانا ہوگا جس سے آپ کو کسی بھی کاروبار میں اسی فیصد کامیابی مل سکتی ہے یعنی ایک عام سے کاروبار میں بھی اسی فیصد کامیابی کے لیے جن دو چیزوں کی بہت ضرورت ہے، ان کا حصول کسی کے لیے بھی مشکل نہیں ہے ہر انسان ان کو اپنا سکتا ہے اور نا ہی کسی کاروبار میں اسی فیصد تک کامیابی کے لیے ہنر کی ضرورت ہے کیوں کہ ہنر کی باری اسی فصد کامیابی کے بعد آخر میں آتی ہے اور اگر آپ کے پاس ہنر ہے تو وہ پھر آپ کو سو فیصد کامیاب کاروباری بنائے گا

میں نے دنیا کے بے شمار ہنرمندوں اور فنکاروں کو بھوکے مرتے دیکھا ہے پتہ کیوں؟

کیوں کہ وہ بے ایمان، سست اور کاہل تھے اور میں نے دنیا کے بے شمار بے ہنروں کو ذاتی جہاز اڑاتے دیکھا ہے پتہ ہے کیوں؟

کیوں کہ انہوں نے محنت اور ایمان داری کو اپنا شعار بنالیا تھا اس لیے آپ ان تین لکیروں پر چلنا شروع کر دیں تو آپ آسمان کی بلندیوں کو چھونے لگو گے

کاروباری مشاورت کیجئے

السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ:

ماشاء اللہ آپ لوگوں نے شمارے میں مضامین کی جوترتیب رکھی ہے وہ بہت ہی اعلی ہے میں نے اس نوعیت کا اس سے پہلے کوئی شمارہ نہیں دیکھا ہے کہ جس میں دین و دنیا کو ایک ساتھ چلانے کی کوشش کی گئی ہو میں نے بہت سے شمارے دیکھے اور پڑھے ہیں مگر وہ یا تو صرف دینی مسائل کو لیکر چلتے ہیں یا پھر دنیاوی مسائل کو لیکر چلتے ہیں، اس میدان میں آپ لوگوں کا شمارہ پہلا شمارہ ہے جو مقصد اور ضرورت دونوں کے مسائل کو لیکر چل رہا ہے اور اس پر یقیناً آپ کی ٹیم مبارکباد کی مستحق ہے

ویسے تو اس شمارے کے سارے مضامین بہت ہی اعلی ہیں مگر مجھے ذاتی طور پر کاروباری مشاورت کیجئے کا مضمون بہت پسند آیا ہے کیوں کہ میں نے کسی بھی شمارے میں اس نوعیت کا مضمون نہیں دیکھا ہے بلکہ میں یہ کہنے میں بجا ہوں گا کہ شماروں کی تاریخ میں شاید ہی کسی نے اس نوعیت کا مضمون دیا ہوا

اور جب میں نے آپ کے شمارے میں یہ مضمون دیکھا اور آپ کی ٹیم (جن میں اکثریت علماء کرام کی ہیں) کو دیکھا تو بہت حیرانی ہوئی کہ وہ لوگ جنھیں ہمارا معاشرہ عضو معطل سمجھتا ہے اور کاروباری دنیا میں بالکل فیل طبقہ خیال کرتا ہے آج وہ بھی ہماری دینی ضروریات کے ساتھ دنیاوی ضروریات کو پوری کرنے کی کوشش میں ہیں جو کہ میرے جیسے کئی لوگوں کے لیے بہت حیران کن ہے مجھے ذاتی طور پر اس حوالے سے تو کسی مشاورت کی ضرورت نہیں لیکن میں امید کرتا ہوں کہ آپ لوگوں کی یہ سوچ بہت ساروں کو فائدہ ضرور دیگی

والسلام زیغم نوید راولپنڈی

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محترم زیغم نوید صاحب

آپ کی تعریف اور نیک تمناؤں کے لیے تو آپ کا بہت شکریہ

....

محترم یہ بات ہمیں بھی مسلم ہے کہ لوگ اہل علم کے بارے میں یہی رائے رکھتے ہیں جس کا آپ نے ذکر کیا ہے مگر یہ حقیقت نہیں اولا: تو اس طرح کہ اہل علم اگر کوئی دنیا کا کام نہ بھی کریں تو پھر بھی انھوں نے جس کام کا ذمہ لیا ہے وہ کام دنیا کے تمام کاموں سے اعلی بھی ہے اور مشکل بھی ہے یہ نہیں کہ ایک عالم نے امام بن کر نماز پڑھائی اور جنازے کے وقت جنازہ پڑھایا تو اس کے علاوہ اس کی کوئی ڈیوٹی نہیں بلکہ علماء کرام کی جتنی ذمہ داریوں کا تو ہم سوچ بھی نہیں سکتے ہیں

ثانیا: اس طرح کہ لوگوں کا یہ کہنا کہ اہل علم نہ تو کوئی دنیاوی کام کر سکتے ہیں اور نہ جانتے ہیں درست نہیں کیوں کہ میں بذات خود ایسے سینکڑوں علماء کرام کو جانتا ہوں جو بہترین کاروباری شخصیات ہیں

اس کے ساتھ ساتھ مساجد اور مدارس کے نظام کو بھی بہترین طریقے سے انجام دے رہے ہیں اور اسی طرح ہمارے مدارس وہ کے طلباء کرام جو دینی اداروں کے ساتھ عصری اداروں میں بھی پڑھ رہے ہیں اللہ تعالی کے فضل وکرم سے وہ وہاں بھی نمایاں کارکردگی کے ساتھ آپ کو ملیں گے تو لوگوں کی باتوں کے کیا کہنے وہ تو کچھ بھی کہہ سکتے ہیں

اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ لوگوں کا علماء کرام کے بارے میں ایسے خیالات کی درستی کریں اور خود بھی کوشش کریں کہ اہل کی جماعت کے بارے میں ایسے کسی منفی تصور کو دماغ میں جگہ نہ دیں کیوں کہ یہی چیزیں آگے جا کر علماء کرام سے بدظن ہونے میں پیش خیمہ بنتی ہیں اور علماء کرام سے بدظنی دین میں نقصان کا باعث بنتا ہے لہذا دماغ میں ان خیالات کے لانے سے گریز کریں اور ان سے دیگر لوگوں کو بھی بچائیں

اللہ تعالی ہم سب کو علماء کرام کی محبت نصیب فرمائے

کیا واقعی قومی ترانے میں اردو زبان کا ایک لفظ ہے

کچھ لوگوں کی طرف سے یہ تاثر پھیلانی کی کوشش کی گئی ہے کہ پاکستان کے قومی ترانے میں اردو زبان کا صرف ایک لفظ شامل ہے اور وہ لفظ ہے (کا)

جب کہ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کے قومی ترانے میں ایک لفظ بھی ایسا نہیں کہ جو اردو میں عام استعمال نہ کیا جاتا ہو یہ الگ بات ہے کہ اردو زبان میں بیشتر الفاظ عربی، فارسی اور دیگر زبانوں سے لیے گئے ہیں لیکن وہ الفاظ اردو میں مستعمل ہونے کی وجہ سے اب اردو کا مستقل حصہ بن چکے ہیں

چنانچہ اب یہ کہنا کہ یہ الفاظ اردو کے نہیں ہیں درست بات نہیں، کیوں کہ انگریزی زبان کے بہت سارے الفاظ اس بات کے باوجود کہ وہ فرنچ یا اولڈ سیکسن زبانوں سے لیے گئے، انگریزی زبان کا ہی حصہ مانا جاتا ہے اور کوئی بھی انگریزی زبان کے ادب پر پر غیر ملکی الفاظ استعمال کرنے کا الزام عائد نہیں کرتا، اسی طرح اگر کوئی لفظ اردو نے عربی، فارسی یا کسی اور زبان سے لیا ہے

اور وہ اب اردو میں مستعمل ہے تو اسے اب اردو کا حصہ مانا جائے گا، اور ہم اردو زبان کے ادباء پر یہ الزام نہیں لگا سکتے کہ انہوں نے اردو زبان کے علاوہ غیر زبانوں کے الفاظ اردو میں استعمال کیے، مگر اس کے باوجود یہ غلط تصور بلا سوچے سمجھے متعدد حلقوں کی جانب سے بار بار دہرایا جاتا ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ ہمارے قومی ترانے میں وہ کونسے الفاظ ہیں جو اردو کے نہیں ہیں

پاک سرزمین شاد باد

یہ سارے الفاظ اردو میں تفریس دخیل مستعمل ہیں

کشور حسین شاد باد

ان میں (کشور) تفریس دخیل، (حسین) تعریب دخیل مستعمل ہے اور (شاد باد) کا اوپر ذکر ہو چکا ہے

تو نشان عزم عالی شان ارض پاکستان

ان میں (تو)، (نشان)، (شان) اور (ستان) تفریس دخیل، (عزم) اور (عالی) تعریب دخیل مستعمل ہیں ان میں ایک لفظ (ارض) تعریب دخیل اردو میں کم لیکن مستعمل ضرور ہے

مرکز یقین شاد باد

(مرکز ویقین) تعریب دخیل ہیں اور (شاد باد) کا ذکر ہو چکا ہے

پاک سرزمین کا نظام، قوت اخوت عوام

(پاک، سرزمین) کا ذکر ہو چکا ہے (نظام، قوت، اخوت اور عوام) تعریب دخیل مستعمل ہیں

قوم ملک سلطنت پائندہ تابندہ باد

(قوم، ملک اور سلطنت) تعریب دخیل مستعمل ہیں، (تابندہ) تفریس دخیل بہت کم مستعمل ہے اور (باد) کا ذکر ہو چکا ہے

شاد باد منزل مراد

(شاد باد کا ذکر ہو چکا ہے اور (منزل) اور (مراد) تعریب دخیل مستعمل ہیں

پرچم ستارہ و ہلال

(پرچم) اور (ستارہ) تفریس دخیل مستعمل ہیں اور (ہلال) تعریب دخیل بہت کم مستعمل ہے

(رہبر)، (ترقی) اور (کمال) یہ تینوں تعریب دخیل مستعمل ہیں

ترجمان ماضی، شان حال، جان استقبال

ان میں (شان کا ذکر ہو چکا ہے، (جان) تفریس دخیل یا پشتو سے آیا ہے جب کہ باقی تمام تعریب دخیل ہیں

سایہ خدائے ذوالجلال

(سایہ)، (خدائے) تفریس دخیل ہیں اور (ذوا اور الجلال) تعریب دخیل ہیں

معزز قارئین آپ نے دیکھ لیا کہ قومی ترانے میں گنتی کے دو تین الفاظ ایسے ہیں جو انتہائی کم مستعمل ہیں ورنہ باقی سارے تو اردو میں کثیر مستعمل ہیں

لیکن اگر اس کے باوجود بھی کسی کو یہ لگتا ہے کہ قومی ترانے میں اردو کا استعمال نہیں ہوا ہے تو پھر انہیں اردو کے بارے میں مکمل معلومات نہیں کیوں کہ ہم تو دیکھتے ہیں کہ اس میں استعمال ہونے والے سارے الفاظ مستقل طور پر اردو کا حصہ ہیں

بولو کیا چاہتے ہو

آنا چاہتے ہو تو غریب کی مدد کو آؤ
جانا چاہتے ہو تو بیت اللہ کی زیارت کو جاؤ
لینا چاہتے ہو تو والدین کی دعائیں لو
دینا چاہتے ہو تو خدا کی راہ میں دو
تولنا چاہتے ہو تو اپنی بات کو تولو
چومنا چاہتے ہو تو حجر اسود کو چومو
رونا چاہتے ہو تو اپنے اعمال پر رؤ
جینا چاہتے ہو تو حق کے لئے جیو
مرنا چاہتے ہو تو اہل حق کے ساتھ مرو
بیٹھنا چاہتے ہو تو اچھوں کی صحبت میں بیٹھو
چلنا چاہتے ہو تو صراط مستقیم پر چلو
پینا چاہتے ہو تو غصہ کو پیو
جھکانا چاہتے ہو تو اپنے نفس کو جھکاؤ

لطیفے

استاد: شاگرد سے
"پہلی جنگِ عظیم کب ہوئی تھی؟"
شاگرد:"سر میرے ابو کہتے ہیں کہ گھر کی باتیں باھر نہیں بتاتے۔"

☆☆☆

ایک شخص ہوٹل میں کھانا کھاتے ھوئے
"ویٹر ادھر آؤ! تم لوگوں نے ہوٹل کا خانسامہ تبدیل کر دیا ہے؟"
"غالباً کوئی بوڑھا آدمی ہے"
ویٹر جی!" آپ کو کیسے پتہ چلا؟"
آدمی:" پہلے کھانے میں سے کالے بال نکلتے تھے اب سفید بال نکلتے ہیں"

☆☆☆

مریض:"ڈاکٹر صاحب میرے دانت میں درد ہو رہا ہے۔"
ڈاکٹر:" آپ ٹھنڈا پیتے ہیں یا گرم؟"
مریض:"جی ابھی ٹھنڈا منگوا لوں اس کے بعد گرم پی لیں گے"

☆☆☆

بیوی: شوہر سے

"تم سوتے ہوئے مجھے گالیاں کیوں دے رہے تھے"

شوہر: "تمھیں غلط فہمی ہوئی ہے"

بیوی: " کیا غلط فہمی ہوئی ہے"

شوہر: "یہی کہ میں سو رہا تھا"

☆☆☆

مجسٹریٹ: چور سے

"تم پانچویں بار عدالت لائے جا رہے ہو۔ اب تو تمھیں شرم آنی چاہئے"

چور: " آپ تو روز آتے ہیں آپ کو تو ڈوب کر مرنا چاہئے"

☆☆☆

ایک شخص: اعلان کرتے ہوئے

"یہ گائے کا بچہ کس کا ہے؟"

دوسرا شخص گائے کے بچے کو غور سے دیکھنے کے بعد بولا

" لگتا ہے یہ گائے کا بچہ ہے"

☆☆☆

شوہر: " آج ہم باہر کھانا کھائیں گے"

بیوی: خوش ہو کر "چلیں پھر میں تیاری کر کے آتی ہوں"

شوہر: "تیار ہونے کی ضرورت نہیں میرا مطلب تھا کہ صحن میں کھائیں گے"

☆☆☆

شوہر ہر رات دیر سے گھر آیا کرتا تھا، ایک روز بیوی نے تنگ آ کر اس کی پٹائی کرنے کے لیے جھاڑو اٹھالی۔

شوہر نے فوراً کہا: "یا اللہ! تیرا لاکھ شکر ہے۔"

بیوی: (حیران ہوکر) " کس بات پر شکرادا کررہے ہو؟"

شوہر: "اللہ تعالیٰ نے مجھے کتنی اچھی بیوی دی ہے، جورات کے ایک بجے بھی گھر کی صفائی کررہی ہے."

☆☆☆

استاد: "شاگردوں سے"

"اس شعر کا انگلش میں ترجمہ کریں۔"

"یادِ ماضی عذاب ہے یارب"

"چھین لے مجھ سے حافظہ میرا"

ایک شاگرد: نے ترجمہ کیا

"مائی مائنڈ از فل اف ڈیٹا بیس"

"او۔گاڈ پلیز میک می منٹل کیس"

بچوں کی کہانی

آج یکم جون ہے اور احمد کی تڑپتی لاش آج بھی میری آنکھوں کے سامنے گھوم رہی ہے ، احمد کو گذرے پانچ سال ہونے کو ہے ، لیکن ہر ہر گذرتے دن کے ساتھ اس کی یاد مزید تازہ ہوتی جارہی ہے ، میرے ابو کی ایسی کوئی محفل نہیں ہوگی کہ جس میں وہ احمد کا ذکر نہ کرتا ہو یا احمد کے ذکر سے ان کی آنکھیں نہ بھیگ جاتی ہو۔ وہ ہمیشہ احمد کو یاد کرتے ہیں اور احمد کے یوں چلے جانے کا وہ خود کو ذمہ دار سمجھتے ہیں اور امی کو تو جیسی چھپ سی لگ گئی ہو

احمد ایک یتیم بچہ تھا تین سال کی عمر میں اس کی والدہ اور سات سال کی عمر میں اس کے والد کا انتقال ہوگیا تھا اس کا اور کوئی رشتہ دار نہیں تھا سو سائٹی والوں نے جب احمد کی پرورش کے حوالے سے ایک میٹنگ رکھی ،تو میٹنگ میں میرے ابو نے اس کی پرورش کی ذمہ داری لینے کی بات کی تو سوسائٹی والوں نے بخوشی یہ ذمہ داری ابو کو سونپی

احمد کو جب میرے ابو گھر لائے تھے تو پتہ نہیں مجھے اس کا ہمارے گھر آنا بالکل بھی اچھا نہیں لگا تھا ،شروع دن سے مجھے اس سے نفرت سی ہوگئی تھی ، یہی وجہ تھی کہ میں ایسا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا کہ جس میں میں احمد کو نیچا دکھا سکوں ،شرارت میں کرتا تھا ، برتن کی تھوڑ پھوڑ میں کرتا تھا اور الزام احمد کے سر پہ لگا تا تھا لیکن اس کے باوجود میرے والدین احمد کی سرزنش نہیں کرتے تھے بلکہ بعض اوقات تو مجھے اس کی شکایت پر سزا ملتی تھی ۔ یوں پھر میں احمد سے دور ہوتا گیا ،لیکن دوسری طرف احمد تھا کہ کیا ؟ وہ مجھ سے بے حد محبت کرتا تھا ، مجھے بھائی کہ کر بلاتا تھا اور میں اس پر جب بھی کوئی الزام لگاتا تھا تو وہ اپنی صفائی بھی نہیں پیش کرتا تھا بلکہ

بعض اوقات تو والدین کی تحقیق پر بھی وہ مجھے بچانے کے لیے الزام اپنے سر لے لیتا تھا

ابو جو کھلونے ہم دونوں کے لیے لاتے تھے تو میں اس کا کھلونا یہ کہ کر چھین لیتا تھا کہ یہ تو میرے ابو نے لایا ہے لاؤ مجھے دو۔ وہ بغیر کسی چوں چراں کے مجھے کھلونا دے دیتا تھا، اسے تنگ کرنا، کبھی اسے سکول میں اکیلے چھوڑ کر آجانا تو کبھی بازار لیجا کر اس سے چھپ جانا، سردی میں سوتے ہوئے اس پر ٹھنڈے پانی کی چھینٹے مارنا ایسا کون سا تنگ کرنے کا طریقہ نہیں تھا جو میں نے اس کے ساتھ نہ کیا ہو

ایک رات ہم سارے گھر والے سوئے ہوئے تھے کہ رات کے آخری حصے میں ہمارے گھر چار ڈاکو گھس آئے ان میں سے ایک نے ابو کو کرسی کے ساتھ رسیوں سے باندھا اور ایک ہم باقی افراد پر گن تھان کر کھڑا رہا جب کہ باقی دو ڈاکو گھر میں نقدی اور زیورات وغیرہ الماریوں سے نکال رہے تھے، میرے والد صاحب نے ڈاکوؤں کی بڑی منت سماجت کی مگر وہ ٹس سے مس نہیں ہوئے

اور سارے زیورات اور نقدی ایک تھیلے میں ڈال کر لے جانے لگے۔ زندگی بھر کی جمع پونجی سے اس طرح ایک دم محروم ہو جانے کے خوف سے والد صاحب کی حالت بہت مایوس کن تھی

جب ڈاکو دروازے کے قریب پہنچے تو احمد عقاب کی طرح اس ڈاکو پر جھپٹا جس کے پاس تھیلا تھا اور تھیلے سے ایسا چمٹ گیا کہ ڈاکوؤں کے لاتوں کے وار کھا کر بھی نہیں ہٹا ایک ڈاکو نے اسے ڈرانے کے لیے گولی فائر کی جو بدقسمتی سے احمد کو لگی لیکن تھیلا اس نے نہیں چھوڑا۔ گولی فائر ہونے کے بعد ڈاکو ڈر کے مارے بھاگ نکلے ڈاکوؤں کے بھاگ جانے کے بعد میں نے جلدی سے ابو کی رسی کھولی، امی احمد کے پاس پہنچ چکی تھی جب کہ ہم بھی تیزی سے احمد کے پاس پہنچے

ابو نے احمد کی خراب حالت کے پیش نظر ہسپتال ایمبولینس کے لیے فون کیا سوسائٹی والے بھی گولی کی آواز سن کر اپنے گھروں سے نکل کر ہمارے گھر کے باہر جمع ہو گئے تھے۔

ابو سوسائٹی کمیٹی ممبران کو گھر لائے اور ان کو جائے وقوعہ پر ساری صورتحال بتائی۔ کمیٹی صدر تھانے فون کیا تھوڑی دیر میں ایمبولنس اور پولیس بھی پہنچ گئی پولیس نے جائے وقوعہ سے شواہد جمع کئے، ایبولنس والے احمد کو اٹھا کر ہسپتال لے گئے۔ ڈاکٹرز کی انتہائی کوشش کے باوجود وہ جاں کی بازی ہار گیا

احمد کے بچھڑنے کے بعد مجھے پتہ چلا کہ احمد کی غیر موجودگی میرے لیے کیسی سزا ہے وہ کسی نے کیا خوب کہا ہے

کہ تیری یاد آئی تیرے جانے کے بعد

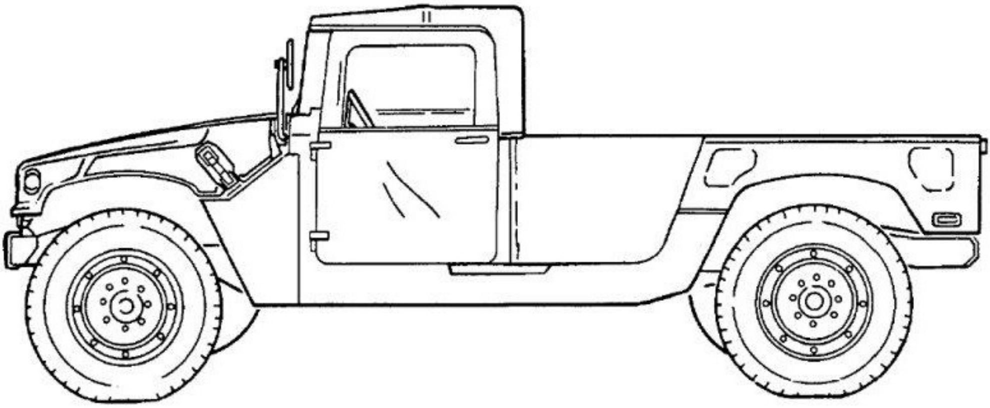
لیکن اب کیا ہوسکتا تھا احمد تو ایسی دنیا چلا گیا تھا جہاں جانے والا واپس نہیں آیا

آج بھی یکم جون ہے اور احمد کو گزرے پانچ سال ہونے کو ہے لیکن احمد ہمیں بھولا نہیں ہے ۔آج بھی میرے والد صاحب میری ضرورت کی چیزوں کے ساتھ احمد کی ضرورت کی چیزیں ضرور لاتا ہے میری والدہ آج بھی کبھی بھی احمد کے کپڑے اس خیال سے دھوتی اور استری کرتی ہے کہ احمد نے سکول جانا ہے

میرے کانوں کو آج بھی احمد کی آوازیں سنائی دیتی ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ احمد اب ہم میں نہیں رہا بلکہ اب تو اس کی جسد خاکی بھی قبر میں شاید مٹی ہوگئی ہو

احمد تم مجھے یاد آتے رہو گے تم مجھے کبھی بھولو گے نہیں

رنگ بھریں





حضرت سُمَیّہ بنت خباط رضی اللہ عنہا

حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کو جہاں یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ اسلام ظاہر کرنے والی پہلی خاتون ہیں اسی طرح انہیں اسلام میں پہلی شہید خاتون کا بھی اعزاز بھی حاصل ہے، انہوں نے زمانے کو صبر کی حقیقت سکھلائی، ان کی شہادت کے قصہ میں بڑی عبرت ہے جب ان کے شوہر حضرت یاسر رضی اللہ عنہ سختیاں جھیلتے ہوئے جاں بحق ہو گئے

تو ابوجہل کے چچا ابو حذیفہ بن مغیرہ نے حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کو اس امت کے فرعون اور ظالم ابو جہل کے حوالے کر دیا، یہ انہیں مختلف طریقوں سے ایذائیں دینے لگا اور حضور ﷺ کو اپنی باتوں اور گالیوں سے ایذاء پہنچاتا، ایک رات اس نے حضرت سمیہؓ سے بڑی واہیات باتیں کیں اور کہا کہ تو محمد ﷺ پر اس لئے ایمان لائی ہے کہ تجھے ان سے عشق ہو گیا ہے

تو جواب میں سمیہ رضی اللہ عنہا نے اسے بڑی سخت بات کہی جس پر وہ آگ بگولا ہو گیا اور اپنا غصہ اس نے ایسے اُتارا کہ حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کو نیزہ مار کر شہید کر دیا، ان کی روح بارگاہ باری تعالیٰ میں راضی خوشی توحید و رسالت کی گواہی دیتی حاضر ہو گئی۔

حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کو جنت کی بشارت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنین سے ان کی جان اور اموال کو جنت کے بدلے خرید لیا ہے کہ وہ اللہ کے راستے میں قتال کریں گے (اللہ کے دشمنوں کو) قتل کریں گے اور خود بھی اللہ کی راہ میں مارے جائیں گے۔ یہ اللہ کا ان سے سچا وعدہ توریت و انجیل اور قرآن میں ہے اور جو اللہ سے کیا ہوا عہد پورا کرے گا تو خوشخبری سنو اس بیعت کی بابت جو تم نے کی اور یہ بڑی کامیابی ہے (سورۃ توبہ)

حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کا شمار ایمان والی سچی اور اسلام کے ہراول دستہ کی خواتین میں ہوتا ہے، اللہ تعالی سے کئے عہد کے ایفاء اور اس کی تصدیق پر سبقت کرنے اور بشارت عظمیٰ حاصل کرنے والی اور بہترین بشارت یعنی جنت کی بشارت پانے والی خواتین میں شمار ہوتا ہے، ایک حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اے آل یاسر صبر کرو بے شک تمہارا ٹھکانہ جنت ہے

علامہ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی ثابت قدمی اور ان کے صبر کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے: حضرت سمیہ وہ خاتون ہیں جنہیں اللہ کے راستے میں تکالیف دی گئیں اور انہوں نے تکالیف پر صبر کیا اور آپ رضی اللہ عنہا با فضیلت اور پاکباز خاتون تھیں اور آپ ﷺ سے بیعت کرنے والی خواتین میں سے تھیں حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ راضی ہو، یہ پہلی شہید اسلام خاتون اور اس پہلے شخص کی والدہ ہیں جس نے مسجد بنائی اور اس میں نماز پڑھی گئی ۔ خاندان یاسر رضی اللہ عنھم پر سلام ہو

آپ کے خواب اور ان کی تعبیر

☆......میرے والد صاحب کا انتقال ہو چکا ہے، اس کے بعد سے اکثر میں اپنے والد صاحب کو خواب میں دیکھتا ہوں، خواب میں والد صاحب کی آمد نے مجھے ذہنی طور پر پریشان کرر کھا ہے، کبھی ہمارے ابو کسی بھائی پر ناراض ہوتے نظر آتے ہیں تو کبھی کسی پر مہربانی فرما کر مجھے اس خواب کی تعبیر بتا دیں۔

احمد عباسی نیو شکریال اسلام آباد

آپ کے بار بار خواب میں والد صاحب کی زیارت اور اس کی تعبیر سے یہ پتہ چلتا ہے کہ آپ کو والد صاحب سے بہت زیادہ محبت تھی یہی وجہ ہے کہ وہ آپ کے خواب میں زیادہ نظر آتے ہیں اور ان کا ناراض ہونا کسی کسی پر تو وہ اصل میں آپ لوگوں کے اصلاح کے لیے ہے کوشش کریں کہ کوئی ایسا کام نہ کریں جو خلاف شریعت ہو، پانچ وقت نماز کی پابندی کریں اور والد صاحب کے ایصال ثواب کے لیے صدقہ خیرات ضرور کریں۔

☆...... میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے گھر میں مردہ چوہے پڑے ہیں جنہیں میں ایک ایک کر کے باہر نکال پھینکتا ہوں یہاں تک کہ سارے ختم ہو جاتے ہیں مہربانی فرما کر اس خواب کی تعبیر بتا دیں۔

رانا ذیشان نیو شکریال اسلام آباد

آپ کے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ عنقریب آپ کے گھریلوں مسائل اور پریشانیاں ایک ایک کر کے ختم ہو جائیں گے انشاءاللہ

لہذا آپ صدقہ دیا کریں، پانچ وقت نماز کی جماعت کے ساتھ ادائیگی کا اہتمام کریں اور دیگر شرعی امور کی بھی پابندی کریں۔

☆ ...... میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میرے پاس ایک روٹی ہوتی ہے جس مجھے پر تین عدد بچھو نظر آتے ہیں تو میں جلدی میں کوئی شے اٹھا کر ان پر وار کرتا ہوں جس سے ایک بچھو موقع پر مر جاتا ہے، دوسرا میرے کمرے میں گھس جاتا ہے اور تیسرا بھاگ جاتا ہے جس کا مجھے کوئی پتہ نہیں چلتا کہ وہ کہاں بھاگ جاتا ہے پھر میری آنکھ کھل جاتی ہے مہربانی کر کے اس خواب کی تعبیر بتا دیں۔

اکبر خان راولپنڈی

آپ کے خواب کی تعبیر کے مطابق اللہ نہ کرے آپ لوگوں کا کسی سے زمین کا تنازعہ ہوسکتا ہے جس میں بات مار دھاڑ تک بھی جاسکتی ہے۔ لہذا آپ خوب صدقہ اور خیرات دیں، **اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم** اور **رب انی مغلوب فانتصر** کا خوب ورد کیا کریں

اس کے علاوہ پنج وقت نماز کا با جماعت اہتمام کریں۔

☆ ...... میں نے کچھ دن پہلے ایک خواب میں دیکھا کہ ایک کتا کافی دیر سے میرے پیچھے پڑا ہے اور مجھ پر بار بار بھونکتا ہے میں اس سے بھاگنے کی کوشش کرتا ہوں تو وہ میرے پیچھے پیچھے آتا ہے اور مجھ پر مسلسل بھونکتا ہے اور اسی نوعیت کے کچھ خواب پہلے بھی میں نے دیکھے ہیں۔

خرم صدیقی اسلام آباد

آپ کے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ اللہ نہ کرے آپ کسی مصیبت میں مبتلاء ہوسکتے ہیں لہذا جتنی جلدی ہوسکے صدقہ دیں، نماز پنجگانہ اور دیگر شرعی امور کا اہتمام کریں۔

عملیات ووظائف

تعویذ نظر بد

اگر بچے ک نظر لگ جانے کا اندیشہ ہوتو اس تعویذ کو لکھ کر اس کے گلے میں ڈال دیں انشاء اللہ تعالیٰ نظر بد سے محفوظ رہے گا۔

فائدہ: حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کے لیے تعویذ کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے باپ ابراہیم واسحاق علیہما السلام بھی کیا کرتے تھے۔ اور عمل باوضو کرے۔

فائدہ: چھوٹے بچوں کے لیے اس کا تعویذ بنایا جائے اور بڑے نظر بد سے بچنے کے لیے پڑھا کریں۔

تعویذ یہ ہے۔

اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَاتِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَةٍ

☆......

حضور اکرم ﷺ ایک دن نمازِ فجر کے لیے تشریف لے گئے تو ام المؤمنین حضرت جویریہؓ مصلے پر بیٹھی تھیں آپ نماز فجر کے بعد چاشت کے وقت تشریف لائے تو آپ وہیں بیٹھی تھیں پوچھنے پر بتایا گیا کہ ہاں صبح سے یہیں بیٹھی ہوں آپ ﷺ نے خوش ہو کر ایک وظیفہ بتایا کہ میں نے آپ کے پاس سے جانے کے بعد یہ چار کلمے کہے ہیں اگر تیرے سارے وقت کے وظیفے ان سے تولے جائیں تو یہ بڑھ جائیں اور وہ کلمات یہ ہیں۔

سُبحَانَ الله وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَا تِهٖ (مسلم)

مدیر کے نام

ہمارے گھر میں بھیجی گئی شمارے کی ڈمی گھر کے سارے افراد نے باری باری پڑھی ، ماشاءاللہ سب نے ہر اعتبار سے پسند کیا

مفتی کامران عباسی

حضرت مفتی صاحب آپ کے گھرانے کی طرف سے پسندیدگی کا شکریہ

☆☆☆

میں نے اول تا آخر شمارہ پڑھا بہت مفید پایا ،مضامین کی ترتیب بھی بہت بہتر ہے اللہ تعالی آپ لوگوں کو اس نیک مشن میں کامیاب کرے

احمد جواد مری

آمین بہت شکریہ احمد جواد صاحب

☆☆☆

میں وفاق کے امتحان میں مصروف ہونے کی وجہ سے شمارے کی ڈمی تو نہ پڑھ سکی مگر سرسری نظر ضرور ڈالی ہے فہرست کو دیکھ کر ترتیب اچھی لگی ہے

اللہ تعالی سے سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اس مشن میں کامیابی عطاً کرے

بنت شیر زادہ

آمین

میں نے آفس میں آئی ٹی والوں کو شمارے کا بتایا تو انہوں نے آن لائن لنک سے ڈاؤن لوڈ کر کے پڑھا شمارہ پڑھنے کے بعد انہوں نے اس کی بہت تعریف کی

فاروق خان مہمند

یقیناً فاروق خان مہمند صاحب ہماری کوشش بھی یہی ہے کہ یہ شمارہ ہر طبقے سے تعلق رکھنے والوں کی پسند رہے اور ہمیں اللہ تعالی سے امید بھی یہی ہے

☆☆☆

اس شمارے کی ڈمی مجھے مولانا عبداللہ صاحب کے دفتر سے ملی تو میں اسے گھر لے گیا، گھر کے تمام افراد نے پڑھی ماشاءاللہ سب نے بے حد پسند کیا میں سالانہ ہدیہ بھیج رہا ہوں براہ مہربانی مجھے ہر ماہ شمارہ ارسال کر دیا کریں

فرحان

جیسا کہ آپ کو بتا دیا کہ ابھی آپ ہدیہ نہ بھیجیں کیوں کہ یہ شمارہ چند ماہ کے لیے آن لائن پوسٹ ہوگا اسے آپ ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کر کے پڑھ سکتے ہیں تو جیسے ہی ہم کاغذی پرنٹ شروع کریں گے آپ کو شمارہ آپ کے گھر مل جایا کریگا۔